مضمون: کاروباری تنظیم اور انتظامیہ
Business Organization and Management

اکائی:۲

کاروباری تنظیم کے اقسام

Forms of Business Organization

بی کام

سالِ اوّل

تیار کردہ

ڈاکٹر سید مجتبیٰ احمد

ڈاکٹر محمد سعادت شریف

ایڈیٹر

ڈاکٹر محمد سعادت شریف

شعبہ کامرس

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

حیدرآباد

امداد باہمی انجمن

Co-operative Society

افراد کا ایسا خوداختیاری اجتماع امداد باہمی انجمن کہلاتا ہے جو نفع کمانے کے لیے نہیں بلکہ تجارت کے ذریعہ یا کسی اور ذریعہ سے اراکین وعوام کی خدمت کا مقصد رکھتا ہو۔ امدادِ باہمی انجمن کی تشکیل وآغاز کی مقصد اراکین میں اپنی مدد آپ، آپس میں ایک دوسرے کی مدد وکفایت شعاری کو فروغ دینا ہے۔

تعریف

انڈین کوآپریٹیو سوسائٹیز ایکٹ 1912 میں امدادِ باہمی انجمن کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے ''افراد کا ایسا اجتماع امدادِ باہمی انجمن ہے جس کا مقصد امدادِ باہمی اصولوں (یعنی اپنی مدد آپ اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد) کے اصول کے مطابق اپنے اراکین کے مفادات کا فروغ ہو''۔

مشہور ماہرِ علمِ کامرس Prof. H.C. Calvert کے مطابق امدادِ باہمی انجمن'' کاروباری تنظیم کی ایک شکل ہے جس میں افراد مساوات کی بنیاد پر خود کے معاشی مفادات کے فروغ کے لیے خوداختیاری طور پر شامل ہوتے ہیں''

امدادِ باہمی انجمن کے خصوصیات (یا اصول): امدادِ باہمی انجمن (کوآپریٹیو سوسائیٹی) کے اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

(1) خوداختیاری رکنیت

امدادِ باہمی انجمن افراد ایک خوداختیاری اجتماع ہے۔ لوگوں کو جب بھی وہ چاہیں شامل ہونے یا اس سے خروج لینے کی آزادی رہتی ہے۔ کسی پر بھی انجمن میں شامل ہونے یا خروج کے لیے دباؤ نہیں ہوتا۔ انجمن کی خدمات سے استفادہ کرنے یا نہ کرنے کے لیے بھی اراکین کو آزادی ہوتی ہے۔

(2) مساوات اور جمہوریت پر عمل

انجمن کا انصرام (مینجمنٹ) مساوات کے اصولوں پر اور جمہوری انداز میں چلتا ہے۔ انتظامیہ میں حصہ لینے کے لیے ہر رکن کو برابر کا اختیار رہتا ہے۔ ہر رکن کو، اس کے ملکیتی حصص کی تعداد سے قطع نظر ایک ووٹ (vote) حاصل رہتا ہے۔ انجمن کے انتظامیہ کا اصول ''ایک فرد کو ایک ووٹ (vote) ہے''۔

(3) نقد معاملات

انجمن امدادِ باہمی کے رقمی معاملات نقد انجام دیے جاتے ہیں۔ ادھار فروخت سے احتراز کیا جاتا ہے۔ اس لیے انجمن کو سیالی واستحکام حاصل رہتا ہے۔ نقد معاملات سے انجمن کو کفایتیں حاصل ہوتی ہیں۔ ڈیٹارس کے پاس سے رقم وصولی کے اخراجات نہیں ہوتے اور ساتھ ہی ساتھ خراب ڈیٹارس کا نقصان بھی نہیں ہوتا۔

(4) امدادِ باہمی کے ابتدائی معلومات کا علم رہنا

انجمن میں شامل ہونے کے خواہشمند ہر شخص کے لیے امدادِ باہمی کے مقاصد ونشانوں سے واقفیت حاصل کرلینا ضروری ہے۔ ایسے ہر شخص کے لیے امدادِ باہمی کے ابتدائی معلومات کا علم ہونا ضروری ہے۔ امدادِ باہمی کا اہم مقصد عام آدمی کی خدمت ہے۔ امدادِ باہمی کی روح ''ہر چیز سب کے لیے اور ہر شخص کے لیے سب چیزیں'' ہے۔

(5) خدمت کا مقصد

امدادِ باہمی انجمن کا بنیادی مقصد اپنے اراکین کی خصوصیت کے ساتھ خدمت اور عمومی طور پر لوگوں کی خدمت کرنا ہے۔ نفع کمانا انجمن کا بنیادی مقصد نہیں ہوتا۔ بہرحال اپنے انتظامی اخراجات کی تکمیل کے لیے انجمن معمولی سا منافع کماتی ہیں۔

(6) فاضل کی تقسیم

امدادِ باہمی قانون کے تحت انجمنیں اپنا کل نفع، جسے انجمنیں فاضل (surplus) کہتی ہیں اراکین میں تقسیم نہیں کرسکتیں۔ قانون کے لحاظ سے فاضل کا ایک مقررہ حصہ عام محفوظ کو منتقل کرنا اور ایک مقررہ حصہ اپنے اراکین کی بہبود کے لیے خرچ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ انجمن کے پاس سے خرید کی حوصلہ افزائی کے لیے نفع کا ایک مقررہ حصہ اراکین کی خرید کے تناسب میں بونس کی شکل میں ادا کیا جاسکتا ہے۔ باقی ڈیوڈنڈ کی شکل میں ادا کیا جاسکتا ہے۔ ڈیویڈنڈ ادا کرنے کی موجودہ شرح زیادہ سے زیادہ 9% ہے۔

(7) سیاسی و مذہبی غیر جانبداری:

امدادِ باہمی انجمن کی اہم خصوصیت اس کی سیاسی اور مذہبی غیر جانبداری ہے۔ اس کے اراکین میں سیاسی اور مذہبی بنیادوں پر کوئی امتیاز نہیں ہوتا۔ مذہب رنگ و نسل اور سیاسی وابستگی سے قطع نظر کوئی بھی شخص انجمن کی رکنیت حاصل کرسکتا ہے۔

(8) حکومتی کنٹرول

امدادِ باہمی انجمنوں پر حکومتی کنٹرول اور سوپرویژن رہتا ہے۔ ہندوستان میں موجود تمام امدادِ باہمی انجمنیں انڈین کوآپریٹیو سوسائیٹیز ایکٹ کے تحت یا متعلقہ ریاستی کوآپریٹیو قوانین کے تحت درج رجسٹر ہوتی ہیں اور ان پر حکومت کی نگرانی ہوتی ہے۔

(9) کارپوریٹ موقف

ہندوستان میں تمام امدادِ باہمی انجمنیں انڈین کوآپریٹیو سوسائیٹیز ایکٹ 1912 کے تحت درجِ رجسٹر ہوتی ہیں۔ اس طرح رجسٹرڈ ہونے پر انہیں کارپوریٹ موقف حاصل ہوجاتا ہے اور انجمن کے اراکین سے اس کا جداگانہ وجود عمل میں آتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس کو دائمی بقا حاصل ہوجاتی ہے اور دستاویزات پر اس کی مشترکہ مہر (common seal) اس کے وجود کو اور اس کی دستخط کو ظاہر کرتی ہے۔

(10) مراعات اور استثنیات:

رجسٹرڈ کوآپریٹیو سوسائیٹیز کو حکومت کی طرف سے بعض مراعات اور استثنیات حاصل رہتی ہیں جیسے مقام کاروبار کے حصول کے لیے ترجیح، بنک قرضوں کے اجراء کے لیے ترجیح، انکم ٹیکس، سٹامپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس کی ادائیگی میں رعایتیں وغیرہ۔

امدادِ باہمی انجمنوں کے اقسام Types of Co-operative Socities

لوگوں کی ضروریات کے لحاظ سے ہندوستان میں مختلف قسم کی امدادِ باہمی انجمنیں قایم ہیں جن میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

(a) صارفین کی امدادِ باہمی Consumer's Co-operative Society

غیر معمولی نفع کمانے کا مقصد رکھنے والے سیٹھ ساہوکاروں کے چنگل سے درمیانہ طبقے کے اور نچلے طبقے کے لوگوں کو چھٹکارا دلانے کے لیے صارفین کی امدادِ باہمی انجمنوں کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے۔ نچلے طبقے کے اور درمیانہ طبقے کے مقامی صارفین مل کر اس انجمن کو شکل دیتے ہیں۔ انجمن کی رکنیت مقامی لوگوں کو کسی قسم کے فرق و امتیاز کے بغیر کھلی رہتی ہے۔ انجمن کے اراکین اس کا سرمایہ شامل کرتے ہیں۔ انجمن صارفین کی اشیاء بڑی مقدار میں خریدتی ہے اور اپنے اراکین کو یا بعض وقت اراکین و عوام کو نقد بنیاد پر صارفین کی ضرورت کی مقدار میں، بازار سے کچھ کم قیمت پر فروخت کرتی ہے۔ اس طرح بازارکاری (مارکٹینگ) کے وسیلہ کے درمیانہ تاجرین کا وجود نہیں رہتا، صارفین کو کم قیمت میں اشیاء ملتی ہیں اور نفع انجمن کو حاصل ہوتا ہے۔ امدادِ باہمی قانون کے تحت اس نفع کا ایک مقررہ حصہ انجمن کے پاس محفوظ رکھا جاتا ہے اور ایک مقررہ حصہ عوامی فلاح و بہبود کے لیے خرچ کیا جاتا ہے اور باقی نفع شیر ہولڈرس میں بونس کے طور پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ بونس کی ادائیگی کی اعظم ترین شرح 9% ہے۔

(b) پیداکاروں کی امدادِ باہمی انجمن Producer's Co-operative Society

چھوٹے پیمانے کے پیداواری اکائیوں کو اپنے کاروبار کے لیے عواملِ پیداوار کے حصول اور اپنی پیداوار کی نکاسی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے

اراکین آپس میں ملکر امدادِ باہمی انجمن تشکیل دیتے ہیں اور پیداواری مشینیں، آلات اور خام مال وغیرہ اس انجمن کے ذریعہ خریدتے ہیں۔ انجمن بڑی مقدار میں خام مال خرید کر اپنے اراکین کو پیداوار کے مقاصد سے فراہم کرتی ہے اور مشینیں آلات بھی اراکین کو فراہم کرتی ہیں۔ اس طرح مشینیں، آلات اور خام مال، اراکین کو کم قیمت پر حاصل ہوجاتے ہیں۔ اراکین کی پیداوار کے لیے بھی انجمن بڑے پیمانے پر بازارکاری افعال انجام دیتی ہے اور نفع اراکین کے مابین معقول تناسب میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایسی انجمنوں کی مثالیں کوآپٹکس Co-optex ایمگانور ویورس کوآپریٹیو سوسائیٹی Emiganur Weavers Co-operative Society وغیرہ ہیں۔

(c) بازارکاری امدادِ باہمی انجمن Marketing Co-operative Society

مختلف چھوٹے اور اوسط پیمانے کے پیداکاروں کی پیداوار کو معقول قیمت پر فروخت کرنے کے لیے بازارکاری امدادِ باہمی انجمنیں شکیل دی جاتی ہیں۔ یہ انجمنیں اپنے اراکین کی پیداوار یکجا کرتی ہیں اور انہیں عوام کو اور دوسرے فروشندوں کو فروخت کرنے کا انتظام کرتی ہیں۔ اس طرح بازارکاری وسیلہ کے درمیانہ افراد کو اخراج عمل میں آتا ہے اور پیداکاروں کو اپنی پیداوار کی مناسب قیمت حاصل ہوتی ہے۔ بعض دفعہ یہ انجمنیں اپنے اراکین کو پیشگی رقومات جاری کرتی ہیں تاکہ ان کی فوری رقمی ضروریات کی تکمیل ہوسکے۔ فروخت سے حاصلات کو اراکین کے مابین انکی شمولیت کے تناسب میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ انجمنیں اپنے اراکین کو ان کی پیداوار کے لیے گریڈنگ، ویرہاوزنگ، انشورنس اور فینانس وغیرہ کے خدمات بھی فراہم کرتے ہیں۔

(d) ادھاری کی امدادِ باہمی انجمن Co-operative Credit Society

تنخواہ یاب ملازمین اور اوسط آمدنی والے لوگ آپس میں ملکر ادھاری کی امدادِ باہمی انجمن تشکیل دیتے ہیں۔ اراکین اس انجمن کا سرمایہ شامل کرتی ہیں اور قرض حاصل کرتے ہیں۔ یہ انجمنیں اپنے اراکین کو قرض فراہمی کے لیے حکومت سے یا امدادِ باہمی بنکوں سے قرض حاصل کرکے اراکین کو قرض کی شکل میں تقسیم کرتی ہیں۔ قرض حاصل کرنے والے اراکین سود کے ساتھ آسان اقساط میں قرض واپس کرتے ہیں۔ اس طرح رقم کو متحرک کرکے نئے اراکین کو قرض جاری کیا جاتا ہے اور سود کمایا جاتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اراکین کی رقمی ضروریات کی تکمیل بھی ہوتی ہے۔ ادھاری کی امدادِ باہمی انجمنوں کی تقسیم دیہی انجمنوں اور شہری انجمنوں کی حیثیت سے کی جاسکتی ہے۔

(e) امکنہ امدادِ باہمی انجمن Housing Co-operative Society

کم آمدنی والے لوگ اور اوسط آمدنی والے لوگ خود سے اپنے لیے مکانات بنالینے کے موقف میں نہیں رہتے۔ ایسے لوگ امدادِ باہمی ہاؤزنگ سوسائٹی (امکنہ امدادِ باہمی انجمن) قایم کرکے مالیاتی اداروں یا کرشیل بنکوں یا حکومتی ایجنسیوں سے زمینات اور متوقع مکانات کی ضمانت پر قرض حاصل کرکے اپنے لیے مکانات تعمیر کرتے ہیں اور اقساط کی شکل میں قرض ادا کرتے ہیں۔ بعض امدادِ باہمی امکنہ انجمنیں مکانات تعمیر کرکے اپنے اراکین کو آسان اقساط پر فراہم کرتی ہیں۔ اس طرح یہ انجمنیں اپنے اراکین کو ایک مقررہ مدت کے اندر مالک مکان بننے میں مدد دیتی ہیں جیسے ہاؤزنگ بورڈ کالونیاں۔

(f) امدادِ باہمی کاشتکاری Agricultural Co-operative

امدادِ باہمی کاشتکاری انجمنیں بنیادی طور پر زرعی امدادِ باہمی انجمنیں ہیں۔ زرعی زمین کے چھوٹے اور اوسط رقبے کے مالکین بڑے پیمانے پر کاشتکاری کے فوائد حاصل کرنے کے لیے ایسی انجمن قایم کرتے ہیں اور اپنی اپنی ملکیتی زرعی زمین کاشتکاری کے لیے انجمن کے حوالے کردیتے ہیں۔ اس طرح بڑے رقبے تشکیل پاتے ہیں۔ ایسے بڑے رقبوں پر مشینوں اور کیمیائی کھاد و آبپاشی سہولتوں کے ذریعہ بڑے پیمانے پر زرعی پیداوار حاصل کرتے ہیں اور اراکین کی شامل کی ہوئی زمینوں کے تناسب میں پیداوار یا پیداوار کی فروخت سے حاصل رقم تقسیم کردیتے ہیں۔ اس طرح چھوٹے رقبے کے مالکین کو بھی بڑے پیمانے پر کاشتکاری کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

امدادِ باہمی انجمنوں کی خوبیاں (یا فوائد) (Advantages (Merits) of Co-operative)

امدادِ باہمی انجمنوں کے اہم فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

(1) آسان تشکیل:

امدادِ باہمی کی تشکیل نہایت آسان طریقہ پر مشتمل ہے اور طویل قانونی کارروائی درکار نہیں۔ مشترک مفاد رکھنے والے ایک مقام کے اور ایک نوعیت کی مصروفیت کے حامل کم سے کم دس (10) افراد مل کر انجمن کے قوانین وضوابط اور اغراض ومقاصد سے متعلق دستاویز تیار کر کے انجمن تشکیل دے سکتے ہیں اور رجسٹرار آف کوآپریٹیو سوسائٹیز کے دفتر میں درخواست پیش کر کے درج رجسٹر کراسکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اراکین کی تعداد کی یوں تو کوئی حد نہیں لیکن بعض انجمنیں انتظامی سہولت کے لیے اراکین کی تعداد کی حد مقرر کر سکتی ہیں۔

(2) خود اختیاری رکنیت:

مشترک مفاد کے حامل یا ایک مقام کے مقیم یا ایک نوعیت کی مصروفیت کے حامل کسی بھی شخص کو انجمن میں شامل ہونے اور رکنیت لینے یا انجمن سے علاحدہ ہونے کی مکمل آزادی ہوتی ہے۔ کسی پر بھی رکنیت لینے یا خروج لینے کے لیے کوئی دباؤ یا زبردستی نہیں ہوتی۔ مذہب، نسل، ذات پات یا غریب امیر کی بنیاد پر امتیاز نہیں رہتا۔ صرف رکنیت فیس ادا کرنا کافی ہے۔

(3) اراکین کی خدمت:

امدادِ باہمی انجمن کا بنیادی مقصد اراکین کو کم قیمت پر اشیاء وخدمات فراہم کرنا ہے۔ انجمن کے قیام کا مقصد نفع کمانا نہیں ہوتا بلکہ اراکین کی خدمت کرنا ہوتا ہے۔ اگر انجمن کو اپنی سرگرمیوں سے کچھ نفع حاصل ہو جاتا ہے تو ایسے نفع کا ایک مقررہ حصہ بونس کی شکل میں اراکین کے مابین تقسیم کر دیا جاتا ہے اور ایک مقررہ حصہ اراکین کے لیے یا عوام کے لیے فلاحی کاموں پر خرچ کیا جاتا ہے۔

(4) محدود ذمہ داری:

امدادِ باہمی انجمن کے اراکین کی ذمہ داری ان کے ملکیتی حصص سرمائے تک محدود رہتی ہے۔ کاروبار کے واجبات کی ادائیگی کے لیے اراکین کی خانگی ملکیت کو کوئی خطرہ نہیں رہتا۔ اس طرح اراکین مطمئن رہتے ہیں۔

(5) انتظامی اخراجات میں کفایت:

انجمن کے اراکین انجمن کے لیے اعزازی خدمات پیش کرتے ہیں۔ اراکین کے خود اختیاری اعزازی خدمات کی وجہ سے انجمن کے انتظامی اخراجات میں کفایت ہوتی ہے۔ انجمن کے اشتہاری اخراجات صفر ہوتے ہیں۔ نقد فروخت کی وجہ سے ادھار وصولی کے اخراجات نہیں ہوتے اور خراب مقروض کا نقصان نہیں ہوتا۔ اس طرح کاروبار چلنے کے اخراجات کم سے کم ہوتے ہیں۔

(6) جمہوری انداز کا انتظامیہ:

انجمن کی انتظامی کمیٹی کا چناؤ اور انتظامی معاملات کے فیصلے جمہوری انداز میں ''ایک رکن ایک ووٹ'' کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ اراکین کے ملکیتی حصص کی تعداد کا لحاظ کیے بغیر اراکین کو ووٹ کا مساوی حق ہوتا ہے۔ تمام اراکین مقامی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے اچھی طرح واقف رہتے ہیں۔ اس لیے میٹنگس میں اراکین شریک ہوتے ہیں اور صلاح ومشورے سے فیصلے کرتے ہیں۔ میٹنگس میں نمائندوں (پراکسیز proxies) کی شرکت کی اجازت نہیں ہوتی۔ پالیسی فیصلوں کے لیے ہر رکن کے خیال کو مناسب مقام دیا جاتا ہے۔

(7) استحکام:

کارپوریٹ باڈی ہونے کی وجہ سے امدادِ باہمی انجمن کو مسلسل حیات اور قانونی شناخت حاصل رہتی ہے۔ کسی رکن کی موت واقع ہو جانے، دیوالیہ ہو جانے، سزا یافتہ ہو جانے، سبکدوش ہو جانے یا پاگل ہو جانے وغیرہ سے انجمن کی حیات پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

(8) ٹیکس سے استثنیٰ و رعایتیں:

حکومت کی جانب سے امدادِ باہمی اداروں کو ٹیکس استثنیٰ اور دوسری رعایتیں حاصل ہیں جیسے ان اداروں کی آمدنی (نفع) پر آمدنی محصول (انکم ٹیکس) عاید نہیں کیا جاتا۔اس کے علاوہ سٹامپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس وغیرہ میں رعایتیں ہیں۔

(9) حکومت کی سرپرستی:

امدادِ باہمی تحریک حکومت کے معاشی پالیسی کا حصہ ہونے کی وجہ سے ان اداروں کو حکومت کی سرپرستی حاصل ہے۔حکومت کا مقصد سماجی طور پر اور معاشی طور پر پست طبقہ کو اونچا اٹھانا ہے اس لیے ان اداروں کو قرض فراہمی امداد، گرانٹس (grants) فراہمی کے لیے اہمیت حاصل ہے اور دوسرے مختلف مراعات حاصل ہیں۔

(10) کاروبار کے درمیانہ افراد سے چھٹکارا:

امدادِ باہمی انجمنیں اپنی پیداوار کے لیے خام مال بڑے پیمانے پر فراہم کنندوں سے یا اپنے کاروبار کے لیے دوسرا مال راست پیدا کاروں سے خریدتے ہیں اور اپنے اراکین کو فراہم کرتے ہیں۔اس طرح درمیان کے منافع خور افرادادارے نہ ہونے کی وجہ سے اراکین کو کم قیمت پر اشیاء حاصل ہوجاتی ہیں۔

امدادِ باہمی انجمنوں کی خامیاں Disadvantages (de-merits)of Co-operative Socities

امدادِ باہمی انجمن کے اہم خامیاں مندرجہ ذیل ہیں:

(1) کمزور اور غیر فعال انتظامیہ:

امدادِ باہمی انجمن کے انتظامیہ میں کمیٹی کے اراکین، انجمن کے اراکین کے منتخب نمائندے ہوتے ہیں۔ یہ نمائندے تجربہ کار اور ماہرین انتظامیہ ہونا ضروری نہیں۔ایسے حالات کمزور اور غیر فعال مینجمنٹ کی وجہ بنتے ہیں۔

(2) محدود وسایل:

ڈیویڈنڈ پر تحدیدات اور ''ایک رکن ایک ووٹ'' کے خصوصیات امیر لوگوں کو انجمن میں شامل ہونے اور زیادہ حصص خرید کر کثیر سرمایہ کاری کرنے سے روکتے ہیں۔انجمن کے اراکین بھی محدود آمدنی والے مقامی افراد ہوتے ہیں۔ان وجوہات کے سبب انجمن کے وسائل محدود ہوجاتے ہیں اور انجمن کے کاروبار میں وسعت نہیں ہوتی اور انجمن کی نشوونما متاثر ہوتی ہے۔

(3) کاروباری رازداری قایم نہ رہنا:

امدادِ باہمی اداروں کاروباری معاملات تمام ارکین پر عیاں رہنے کی وجہ سے کاروباری رازداری قایم نہیں رہتی۔ کاروبار کے تمام معاملات پر میٹنگس میں اراکین کے غور وخوص کے بعد فیصلے لیے جاتے ہیں۔اس لیے کاروباری معاملات پر رازداری رہنا مشکل ہے۔

(4) ضرورت سے زیادہ حکومتی کنٹرول:

امدادِ باہمی انجمنوں پر حکومت کی مختلف پابندیاں رہتی ہیں۔انجمن کا رجسٹریشن کرانا ضروری ہوتا ہے۔ وقتاً فوقتاً مختلف رپورٹس اور گوشوارے حکومت کو پیش کرنا پڑتا ہے۔حکومت کا امدادِ باہمی شعبہ انجمن کے سالانہ حسابات کا محاسبہ (آڈٹ audit) کرتا ہے۔اس طرح زیادہ حکومتی کنٹرول کی وجہ سے انجمن کے روزمرہ کے کاموں میں رکاوٹ ہوتی ہے۔

(5) گروہ بندیاں اور اختلافات:

انجمن کی انتظامی کمیٹی کے انتخابات کے وقت گروہی رقابتیں اور داخلی اختلافات پیدا ہوتے ہیں بعد میں بڑھتی بھی ہیں جس سے کاروبار کے

کام کاج میں رکاوٹ ہوتی ہے اور مجموعی طور پر کاروبار پر اثر پڑتا ہے۔اراکین کے درمیان اتحاد و ہم خیالی کی کمی کی وجہ سے اراکین کے جوش وخروش میں کمی واقع ہوتی ہے اور انجمن کی طاقت ٹوٹ جاتی ہے۔

(6) محنت کی تحریک میں کمی:

انجمن کا مقصد نفع کمانا نہ پایا جانا اور اراکین کو ڈیوڈیڈنڈ کی شرح کی حد (9%) ہونے کی وجہ سے اراکین کے اندر محنت کرنے کی تحریک کی کمی کے حالات پیدا ہوتے ہیں۔انتظامیہ کمیٹی کے اراکین اعزازی اور برائے نام معاوضہ کے بدلے خدمات انجام دیتے ہیں اور ملازمین بھی کم تنخواہوں پر کام کرتے ہیں جس کی وجہ سے کاروبار کے فروغ و ترقی میں رغبت و تحریک کم پائی جاتی ہے۔بعض ذمہ دار افراد اپنے شخصی نفع کے لیے فنڈز کا تغلب اور بیجا تصرف کرتے ہیں اور دھوکہ دہی (fraud) میں ملوث ہوتے ہیں۔اس طرح کی غلط کاریوں کی وجہ سے انجمن کا اختتام بھی ہوسکتا ہے۔

(7) نقد معاملات:

انجمن اپنی سرگرمیاں اور معاملات نقد انجام دیتی ہے لیکن عام طور پر اراکین ادھاری کی سہولت چاہتے ہیں اس لیے اراکین دوسرے خانگی کاروباری اداروں سے اپنے خرید وفروخت کے لیے رجوع ہوتے ہیں جو انہیں ادھاری کی سہولت فراہم کرتے ہوں۔اس طرح انجام کے خرید وفروخت کے معاملات اثر انداز ہوتے ہیں۔

(8) سیاسی مداخلت:

انجمن کی انتظامی کمیٹی میں حکومت کے نمائندے ہوتے ہیں۔یہ نمائندے سیاسی وابستگی رکھتے ہیں۔حکومتیں اپنی سیاسی پارٹی کے اراکین کو نامزد کرتی ہے اس طرح سیاسی مداخلت کے حالات پیدا ہوتے ہیں۔

محدود ذمہ داری شراکت Limited Liability Partnership

ایک کارپوریٹ مجسم (کارپوریٹ باڈی) ہے جس کی اپنی شناخت، اس کے شرکاء سے مختلف ہوتی ہے جیسے ایک مشترکہ کمپنی کو یہ خصوصیت حاصل ہے۔اس کے برخلاف عام شراکتی فرم کو اس کے شرکاء سے علاحدہ شخص کا موقف حاصل نہیں۔یل یل پی کو مسلسل حیات بھی حاصل ہے اور اس کی ایک ''مہر'' "common seal" بھی ہوتی ہے جو دستاویزات پر اس کی شخصیت ظاہر ہوتی ہے۔یہ خصوصیات بھی کمپنی تنظیم کی طرح اس تنظیم کو (محدود ذمہ داری شراکت) کو حاصل ہیں اور عام شراکت کو حاصل نہیں۔یہ خصوصیات محدود ذمہ داری شراکتی اکائیوں کو عام شراکتی فرمس کے لچکدار انداز میں کام

کرنے کے ساتھ ساتھ جوائنٹ سٹاک کمپنی کی طرح ایک کارپوریٹ مجسم (باڈی کارپوریٹ) کے خصوصیات سے بھی استفادہ حاصل کرنے کا موقعہ فراہم کرتے ہیں۔ کاروباری میدان میں خدماتی شعبہ (سروس سیکٹر) فروغ پانے کے بعد چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس، لاریں، آرکیٹکچرس وغیرہ جیسے پیشہ ورافراد کے لیے محدود ذمہ داری شراکت تنظیم پسندیدہ انتخاب بن کرا بھراہے۔ یہ تنظیم ایسے پیشہ ورافراد کوشراکت تشکیل دے کر شرکاء کی سرگرمیوں سے لامحدود ذمہ دار بنے بغیران کی صلاحیتوں سے استفادہ حاصل کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ کاروباری تنظیم کی یہ ساخت شراکتی تنظیم کی لچک کے فایدے دیتے ہوئے کمپنی تنظیم کی خوبیوں کا بھی استفادہ دیتی ہے۔

محدودشراکتی تنظیم، عام شراکتی تنظیم کی خامیاں دور کرتے ہوئے اس کو جوائنٹ سٹاک کمپنی جیسی کارپوریٹ ساخت فراہم کرتا ہے۔ محدود شراکتی تنظیم کی کاروباری اکائیاں امریکہ و برطانیہ کے علاوہ دوسرے ممالک میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن اس کے دوسرے فوائد اور تنظیمی لچک سے استفادہ حاصل کرنے کے لیے محدود ذمہ داری شراکتی قانون 2008ء (Limited Liability Parternishp Act 2008) یا (LLP Act 2008) منظور کرکے ہندوستان میں اس تنظیم کو متعارف کیا گیا۔ یہ قانون مارچ 2009ء کے نوٹیفیکیشن کے ذریعہ نفاذ میں آیا اور مکمل ہندوستان میں قابل عمل ہے۔

محدود ذمہ داری شراکت کے لازمی خصوصیات Essential Features of a LLP

(1) کارپوریٹ مجسم:

محدود ذمہ داری شراکتی ادارہ کارپوریٹ مجسم (باڈی کارپوریٹ) حیثیت رکھتا ہے، جس کی شخصیت اس کے شرکاء سے مختلف ہوتی ہے۔

(2) علاحدہ قانونی وجود:

محدودشراکتی اکائی اپنا قانونی وجود رکھتی ہے، اپنے نام پر مملکیت رکھ سکتی ہے اس ادارہ پر قانونی چارہ جوئی کی جاسکتی ہے اور یہ اکائی بھی دوسروں پر قانونی کارروائی کرسکتی ہے۔

(3) محدود ذمہ داری:

محدود ذمہ داری شراکتی فرم میں تمام شرکاء کی ذمہ داری ان کے شامل کیے ہوئے سرمایہ تک ہی محدود رہتی ہے۔

(4) شرکاء کی تعداد:

محدود ذمہ داری شراکتی فرم میں شرکاء کی اقل ترین تعداد دو (2) ہے اور اعظم ترین تعداد کی کوئی حد نہیں۔

(5) روزمرہ کے کاموں میں سادگی:

محدود ذمہ داری شراکتی فرم کے لیے مختلف آئینی مطلوبات جیسے میٹنگس اور ریزولیوشنس (اجلاسوں اور قراردادوں) وغیرہ کے شرائط نہیں۔ اس طرح اس تنظیم کے تحت اداروں کے کاموں میں سادگی وآسانی ہوتی ہے۔

(6) دایمی وجود:

محدود ذمہ داری شراکتی فرم کی تشکیل ایک مخصوص مدت کے لیے ہوسکتی ہے، ایک مخصوص کام (جاب) کے لیے ہوسکتی ہے یا دوام کے لیے ہوسکتی ہے شرکاء بدلنے سے کسی شریک کی موت واقع ہونے سے فرم تحلیل نہیں ہوتی۔ مقررہ مدت کے ختم پر یا مخصوص جاب کی تکمیل پر ہی تحلیل ہوتی ہے۔ یا پھر دائمی طور پر برقرار رہتی ہے اور تمام شرکاء متفق ہونے پر تحلیل ہوتی ہے۔

(7) لچک Flexibility

محدود ذمہ داری شراکت کی تشکیل نفع کمانے کے لیے کسی بھی قانوناً جایز کاروباری سرگرمی کے لیے کی جاسکتی ہے۔ بہرحال بغیر نفع مقصدی کاروبار یا سرگرمی کے لیے یہ شراکت قایم نہیں کی جاسکتی۔

(8) رجسٹریشن:

محدود ذمہ داری شراکتی اکائی کا رجسٹریشن کسی بھی ریاست کے رجسٹرار آف کمپنیز کے پاس کیا جانا ضروری ہے۔ کسی ریاست میں درج رجسٹر ہونے سے قطع نظر ملک کی کسی بھی ریاست میں یہ فرم کاروباری سرگرمی انجام دے سکتی ہے۔

(9) محدود ذمہ داری شراکت میثاق (ایل ایل پی اگریمنٹ):

شرکاء کے باہم حقوق، فرائض اور ذمہ داریوں کی صراحت محدود ذمہ داری شراکت کے اگریمنٹ میں کی جاتی ہے۔ شرکاء کے شامل کے لیے ہوئے سرمایہ، نفع کی تقسیم کا تناسب، نئے شریک کو داخلہ دینے اور کسی شریک کو نکالدینے وغیرہ کے قوانین وضوابط وغیرہ بھی اس اگریمنٹ میں واضح کردینا چاہیے۔ کسی پوائنٹ کے تعلق سے اس اگریمنٹ میں صراحت نہ ہوتو محدود ذمہ داری شراکت قانون (ایل ایل پی ایکٹ) اور اس سے ملحقہ قوانین وضوابط قابلِ عمل ہیں۔

روایتی شراکت اور محدود ذمہ داری شراکت میں فرق Difference between traditional partnership and LLp

سلسلہ نمبر	فرق کی بنیاد	روایتی شراکت	محدود ذمہ داری شراکت
1.	رجسٹریشن	روایتی شراکتی ادارہ کا رجسٹریشن لازمی نہیں لیکن درج رجسٹر کرالینا بہتر ہے۔	محدود ذمہ داری شراکتی ادارہ کا رجسٹریشن لازمی ہے۔
2.	تسلط	انڈین پارٹنرشپ ایکٹ 1932ء (ہندوستانی شراکتی قانون 1932)	لیمیٹیڈ لیبالیٹی پارٹنرشپ ایکٹ 2008ء (محدود ذمہ داری شراکتی قانون 2008)
3.	موقف	اس فرم کو اس کے شرکاء سے مختلف قانونی تشخص حاصل نہیں۔	اس فرم کو اس کے شرکاء سے مختلف تشخص اور دوام حاصل ہے۔
4.	میثاقِ شراکت/ پارٹنرشپ اگریمنٹ	تحریری اگریمنٹ لازمی نہیں لیکن بہتر ہے۔	تحریری اگریمنٹ لازمی ہے۔
5.	اراکین کی تعداد	اس تنظیم میں کم سے کم دو (2) اراکین کی ضرورت ہوتی ہے اور اراکین کی اعظیم ترین حد 20 ہے۔	اس تنظیم میں بھی اراکین کی اقل ترین تعداد دو (2) درکار ہے لیکن اعظیم ترین تعداد کی کوئی حد نہیں۔
6.	ذمہ داری	شراکتی فرم کے واجبات کے لیے ہر شریک کی شخصی ذمہ داری لا محدود ہے۔	فریب (فراڈ) کی صورت کے علاوہ شریک کی شخصی ذمہ داری نہیں ہوتی۔

.7	دستاویزات داخل کرنا	اس تنظیم کے رجسٹریشن کے لیے دستاویزات متعلقہ ریاست کے رجسٹرار آف پارٹنرشپ فرمس کے پاس داخل کرنا پڑتا ہے۔	اس تنظیم کے رجسٹریشن کے لیے دستاویزات کسی بھی ریاست کے رجسٹرار آف کمپنیز کے پاس داخل کرنا پڑتا ہے (رجسٹرار آف کمپنیز اس تنظیم کا اڈمنسٹریٹیو اتھاریٹی ہے)۔
.8	دوسرے شرکاء کو پابند کرنا	اس تنظیم میں شریک، فرم کا کارندہ (ایجنٹ) ہوتا ہے اپنے افعال سے دوسرے شرکاء کو پابند کرنے کا معنوی اختیار رکھتا ہے۔	اس تنظیم میں ہر شریک، فرم کا کارندہ (ایجنٹ) ہوتا ہے لیکن دوسرے شرکاء کا نہیں۔ اس طرح اپنے افعال سے ہر شریک فرم کو پابند کرسکتا ہے دوسرے شرکاء کو نہیں۔
.9	کاروبار کا تسلسل	اس تنظیم کا تسلسل غیر یقینی ہوتا ہے۔ کسی شریک کے سبکدوش ہوجانے پر، موت واقع ہوجانے پر، دیوالیہ ہوجانے پر یا پاگل ہوجانے پر فرم تحلیل ہوجاتی ہے۔	اس تنظیم کا وجود مستحکم ہوتا ہے۔کوئی شریک سبکدوش ہوجانے پر، موت واقع ہوجانے پر، دیوالیہ ہوجانے پر یا پاگل ہوجانے پر فرم تحلیل نہیں ہوتی۔
.10	انتظامیہ میں شمولیت	اس تنظیم کے تمام شرکاء فرم کے انتظامیہ افعال میں حصہ لے سکتے ہیں۔	اس تنظیم کے تمام شرکاء فرم کے انتظامیہ افعال میں حصہ لے سکتے ہیں لیکن اگریمنٹ میں اس کے برخلاف بھی فراہم ہوسکتا ہے۔
.11	آئینی ضوابط کی تکمیل	پارٹنرشپ ایکٹ کے تحت آئینی ضوابط کے لیے تمام شرکا ذمہ دار ہیں۔	اس تنظیم کے قانون کے تحت صرف آئینی ضوابط کی تکمیل کے لیے صرف نامزد (منتخبہ) شرکاء ذمہ دار ہیں۔
.12	شرکاء اور فرم کے مابین معاہدہ	اس تنظیم میں شرکاء فرم کے ساتھ کاروبار میں شامل نہیں ہوسکتے حالانکہ کوئی شریک فرم کو قرض دے سکتا ہے۔	اس تنظیم میں شرکاء فرم کے ساتھ کاروبار میں شامل ہوسکتے۔ شرکاء محدود ذمہ داری شراکتی فرم کو قرض بھی فراہم کرسکتے ہیں۔
.13	عوامی اطلاع (پبلک نوٹس)	اس تنظیم میں کسی شریک کی سبکدوشی پر عوامی اطلاع (Public Notice) ضروری ہے۔	اس تنظیم میں کسی شریک کی سبکدوشی پر عوامی اطلاع کی ضرورت نہیں۔

محدود ذمہ داری شراکت اور مشترکہ سرمایہ کمپنی کے مابین فرق Difference between Joint Stock

محدود ذمہ داری شراکت	مشترکہ سرمایہ کمپنی	فرق کی بنیاد	سلسلہ نمبر
اس تنظیم میں ادارہ کے نام میں الفاظ ''محدود ذمہ داری شراکت'' Limited Liability Partnership ہونا ضروری ہے۔	اس تنظیم میں ادارہ کے نام میں الفاظ ''محدود (لیمیٹیڈ)'' یا خانگی محدود (پرائیویٹ لیمیٹیڈ) شامل ہونا ضروری ہے	نام کی روایت	.1
اس فرم کی ساخت اور سرگرمیاں محدود ذمہ داری شراکتی میثاق (اگریمنٹ) یا شراکتی ڈیڈ کے زیرِ تسلط ہوتے ہیں۔	بورڈ آف ڈائیرکٹر کی ساخت اور کمپنی کی سرگرمیاں میمورنڈم آف اسوسی ایشن اور آرٹیکلس آف اسوسی ایشن کے زیر تسلط ہوتے ہیں۔	تسلط Governance	.2
محدود ذمہ داری شراکتی تنظیم کے انکارپوریشن کے لیے دستاویزات میں اس ریاست کی صراحت کرنا ضروری نہیں جس ریاست میں انکارپوریشن ہونا ہے۔ آگے چل کر پتہ کی تبدیلی کے لیے بھی طریقۂ عمل سادہ ہے۔	کمپنی کے انکارپوریشن کے وقت محلِ وقوع سے متعلق دفعہ (کلاز) میں اس ریاست کی صراحت کرنا ضروری ہے جس ریاست میں اس کا انکارپوریشن ہونا ہے۔ آگے چل کر پتہ تبدیل کرنا ہو تو ایک مقررہ اور پیچیدہ طریقہ عمل اپنانا پڑتا ہے۔	محل وقوع کی صراحت	.3
روزمرہ کے نظم ونسق افعال نامزد (مقررہ) شریک یا شرکاء یا مینجنگ پارٹنرس انجام دیتے ہیں۔	روز مرہ کے نظم ونسق افعال مینجنگ ڈائرکٹر (انتظامیہ ہدایت کار) یا کل وقتی ڈائرکٹر (ہول ٹایم ڈائرکٹر) انجام دیتے ہیں۔	نظم ونسق (انصرامیہ)	.4
اس تنظیم میں ہر شریک کو فرم کے کاروبار انجام دینے کا اختیار حاصل رہتا ہے جب تک کہ اس کے برخلاف اگریمنٹ میں صراحت نہ ہو۔	انفرادی طور پر ڈائرکٹرس یا ممبرس کمپنی کے کاروبار انجام دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔	انتظامیہ اقتدار (مینجمنٹ اتھاریٹی)	.5

6.	معاوضہ پر تحدیدات	کمپنی قانون (کمپنیز ایکٹ) میں ڈائرکٹرس (ہدایت کاروں) کے معاوضہ پر بعض تحدیدات عاید ہیں۔	محدود ذمہ داری شراکتی قانون میں معاوضہ پر کوئی پابندی نہیں۔ محدود ذمہ داری شراکت کے معاہدے یا بعد کے قراردادوں کے لحاظ سے معاوضہ ہوسکتای ہے۔
7.	رجسٹرار آف کمپنیز کو اطلاع (نوٹس)	ڈائرکٹر بدلنے کی اطلاع کمپنی کی جانب سے رجسٹرار آف جوائنٹ سٹاک کمپنیز کو دینا ضروری ہے۔	محدود ذمہ داری شراکت سے مستعفی ہونے والے شریک رجسٹرار آف کمپنیز کو مستعفی ہونے کی اطلاع notice دے سکتے ہیں۔
8.	درکار سرٹیفکیٹس اور رجسٹرس	کمپنی تنظیم کے لیے شیر سرٹیفکیٹ ، رجسٹر آف ممبرس، ٹرانسفر اینڈ ٹرانمیشن آف شیرس رجسٹر وغیرہ درکار ہوتے ہیں۔	ان مطلوبات کی ضرورت نہیں۔
9.	میٹنگس (اجلاس)	بورڈ میٹنگس اور جنرل میٹنگس درکار ہوتے ہیں۔	ایسے کوئی شرائط نہیں۔ میٹنگس کب اور کیسے ہو اس تعلق سے شرکاء فیصلہ کر سکتے ہیں۔
10.	رجسٹریشن آف چارج	کمپنی کے مقابل کوئی چارج ہو تو رجسٹرار آف کمپنیز (ROC) کے پاس درج رجسٹر کرانا ضروری ہے۔	محدود ذمہ داری شراکت کے مقابل چارجس کا رجسٹریشن درکار نہیں۔
11.	تنظیم کے ساتھ معاہدہ	ڈائرکٹرس کی جانب سے کمپنی کے ساتھ اگریمنٹس ہوں تو کمپنی کے اراکین (ممبرس آف دی کمپنی) پر واضح کرنا ضروری ہے۔	اگر کوئی شریک اپنی شخصی حیثیت سے محدود ذمہ داری شراکتی ادارے کے ساتھ کاروباری میثاق (اگریمنٹ) کرے تو واضح کرنے کی ضرورت نہیں۔
12.	ریکارڈس اور رجسٹرس	کمپنی تنظیمی اکائیوں کو تفصیلی ریکارڈس اور رجسٹرس تحریر کرنا ضروری ہے۔	محدود ذمہ داری شراکتی اکائیوں کو ریکارڈس اور رجسٹرس کی قانونی پابندی نہیں بلکہ اپنی ضرورت کے لحاظ سے ریکارڈس لکھنے کی آزادی ہوتی ہے۔

کاروباری تنظیم کی موزوں شکل کا انتخاب Choice of Suitable Form of Organisation

کاروبار کے آغاز کے لیے تنظیم کی موزوں شکل کا انتخاب نہایت اہم مرحلہ ہے کیونکہ یہ فیصلہ کاروباری ادارے کی حال کی مدت کی ضروریات کے ساتھ ساتھ مستقبل کی ضروریات پر کو بھی پیش نظر رکھ کر لیا جانا ہوتا ہے اور آگے چلکر شکل میں تبدیلی لانا دشوار کن ضوابط کی تکمیل پر مشتمل مرحلہ ہو جاتا ہے۔ ذیل میں تنظیم کی شکل کے انتخاب پر اثر انداز عناصر پر بحث کی گئی ہے۔ تمام عناصر پر مساوی غور کرتے ہوئے متوازن فیصلہ کرنا چاہیے کیونکہ چند عناصر پر غور کر کے مثالی تنظیم Ideal Organisation کے مقام کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

(1) سرمائے کی ضرورت Capital Requirement:

کاروباری ادارے کے قیام سے پہلے درکار سرمایہ کی ضرورت کا تخمینہ کر لینا ضروری ہے۔ درکار سرمائے کی ضرورت کا انحصار کاروبار کی نوعیت (نیچر آف بزنس) اور کارکردگی کے پیمانے (سکیل آف آپریشن) پر ہے۔ ایک پیداواری ادارے کے قیام کے لیے نسبتاً کثیر سرمایہ درکار رہتا ہے بمقابل

ایک خوردہ فروشی دکان (ریٹیل شاپ) کے۔ اگر متوقع کاروباری ادارہ بڑے پیمانے پر کاروبار کا ہو تو یہ وینچر کثیر سرمایہ دکا روینچر ہو گا۔ درکار سرمایہ یعنی ے بعد تنظیم کی شکل کا انتخاب کیا جانا چاہیے۔ منتخب تنظیم کی شکل ایسی ہونی چاہیے کہ جو کاروباری ادارے کو درکار فنڈ ز فراہم کر سکے۔

تنہا ملکتی تنظیم ایسے کاروباری اداروں کے لیے موزون ہے جہاں کم سرمایہ درکار ہو اور شراکتی تنظیم درمیانہ پیمانے کے کاروباری اداروں کی سرمایہ ضروریات کی تکمیل کر سکتی ہے اور کثیر سرمایہ درکار کاروباری ادارے کے قیام کے لیے جوائنٹ سٹاک کمپنی شکل کا انتخاب موزوں ہوتا ہے۔ تنہا ملکیتی تنظیم اور شراکتی تنظیم کے

فنڈ ز اکٹھا کرنے کی صلاحیت محدود ہوتی ہے جبکہ جوائنٹ سٹاک کمپنی کی وسائل حاصل کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ اس طرح یہ عنصر (سرمایہ ضرورت) تنظیم کی شکل کے انتخاب پر راست طور پر اثر انداز ہوتا ہے۔

(2) ذمہ داری Liability

تنہا ملکیتی تنظیم میں مالک کی ذمہ داری اور شراکتی تنظیم میں مالکین (شرکاء) کی ذمہ داری ''لامحدود'' ہوتی ہے۔ یعنی کاروبار کی تحلیل کی صورت میں کاروبار کے واجبات کے تکملہ کے لیے کاروبار کے اثاثہ جات ناکافی ہوں تو کاروبار کے مالک یا مالکین کی شخصی جائیداد بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ اس کے برخلاف جوائنٹ سٹاک کمپنی تنظیم میں حصص داروں (شیر ہولڈرس) کی ذمہ داری ان کے ملکیتی حصص کے چہروی قدر تک ہی محدود رہتی ہے۔ کمپنی کی تحلیل کی صورت میں کمپنی کے واجبات کے تکملہ کے لیے کمپنی کے اثاثہ جات کافی نہ ہوں تو شیر ہولڈرس سے ان کے ملکیتی حصص کی غیر ادا رقم تک ہی مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ شیر ہولڈرس کی خانگی ملکیت کو خطرہ نہیں رہتا۔

اس سے ظاہر ہوا کہ خطرات و جوکھم کے کاروبار ہوں تو مشترک سرمایہ کمپنی تنظیم موزوں رہتی ہے جبکہ متوقع کاروبار میں خطرات و جوکھم کم ہوں تو تنہا ملکیت بنیاد پر یا شراکتی بنیاد پر قایم کیے جا سکتے ہیں۔

(3) انتظامیہ ضرورتیں Managerial Needs:

تنظیم کی شکل کے انتخاب پر اثر انداز ایک اور قوت انتظامیہ (مینجریل) اور انصرامیہ (ایڈمنسٹریٹیو) ضروریات ہیں۔ اگر کاروباری ادارہ چھوٹے پیمانے کا ہو اور صرف مقامی لوگوں کی ضروریات تکمیل کرتا ہوا ہو تو ایسا کاروبار تنہا ملکیتی تنظیم کی شکل میں قایم کیا جا سکتا ہے۔ اگر کاروباری ادارہ مختلف مقامات کے لوگوں کی ضروریات کو تکمیل کرنا ہوا ہو اور بڑے پیمانے پر یا اوسط پیمانے پر کاروبار انجام دیتا ہو تو ایسا کاروباری ادارے کی مختلف سرگرمیوں کو انجام دینے کے لیے زیادہ لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے انٹر پرائیز کے لیے شراکتی تنظیم کی شکل موزوں ہوتی ہے۔ مختلف شرکاء کاروبار کے مختلف سرگرمیوں کو نگرانی کرتے ہوئے انجام دے سکتے ہیں۔ اگر کاروبار بڑے پیمانے پر ہوں تو کاروبار کے مختلف افعال کے لیے ماہرین کی خدمات حاصل کرنا ضروری ہو جاتا ہے اور شراکتی وسائل ناکافی ہوتے ہیں۔ ایسے کاروباری اداروں کے لیے مشترکہ سرمایہ کمپنی تنظیم کی شکل موزوں ہوتی ہے۔ پیشہ ور ماہرین کی خدمات حاصل کرنا نہ تو تنہا ملکیتی تنظیم کی شکل میں قابل برداشت ہوتا ہے اور نہ ہی شراکتی تنظیم کی شکل میں۔ اس کے علاوہ پیشہ ور ماہرین چھوٹے اور درمیانہ پیمانے کے کاروباری اداروں میں اپنے لیے پیشہ ورانہ مواقع Career Opportunities کم ہونے کی وجہ سے شامل نہیں ہوتے۔

(4) تسلسل Continuity:

تنظیم کی شکل کے انتخاب پر اثر انداز ایک اور قوت کاروباری ادارے کا ''تسلسل و بقا'' ہے۔ اگر کاروباری ادارے کے تسلسل کا اطمینان رہے اور بند ہو جانے کا خوف نہ رہے تو یہ خصوصیت لوگوں کو سرمایہ کاری کے لیے بھی راغب کریگی اور عملہ کے اراکین بھی اپنی دلچسپی دکھلائیں گے۔ تربیت یافتہ اور تعلیم یافتہ لوگ تنظیم میں شامل ہونا پسند کریں گے۔ صرف کمپنی تنظیم میں استحکام اور تسلسل کی خصوصیت پائی جاتی ہے۔ تنہا ملکیتی تنظیم اور شراکتی تنظیم میں یہ خوبی نہیں پائی جاتی۔ یہ تنظیمیں مختلف وجوہات پر اختتام پذیر ہوتی ہیں اور ان کی مستقل حیات نہیں ہوتی اور مختلف وجوہات پر تحلیل ہو جاتی ہیں۔ صرف کمپنی تنظیم ایسی ہے جو شیر ہولڈرس کی شخصی زندگی سے اور دوسری وجوہات سے اثر انداز نہیں ہوتی۔ اگر کاروباری سرگرمیوں کا تسلسل اہمیت رکھنا ہو تو تنظیم کی

جوائنٹ سٹاک کمپنی شکل کا انتخاب موزوں ہوگا۔

(5) ٹیکس ذمہ داری:

تنہا ملکیتی تنظیم اور شراکتی تنظیم کے مقابل مشترکہ سرمایہ کمپنی پر ٹیکس کی ذمہ داری زیادہ ہوتی ہے۔ جوائنٹ سٹاک کمپنی تنظیم کے کمائے ہوئے نفع پر ایک فرد کی حیثیت سے انکم ٹیکس عاید ہوتا ہے پھر نفع پر شیر ہولڈرس کو ادا طلب ڈیویڈنڈ (نفع میں شیر ہولڈرس کا حصہ) پر ڈیویڈنڈ وصول کنندوں پر بھی انکم ٹیکس عاید ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف تنہا ملکیتی تنظیمیں اور شراکتی تنظیمیں علاحدہ فرد تصور نہیں کی جاتیں اس لیے ان پر انکم ٹیکس عاید نہیں ہوتا۔ چھوٹے پیمانے کے ادارے اعلیٰ شرح کی ٹیکس ذمہ داری سے محفوظ رہتے ہیں۔

(6) حکومتی ضوابط Governmnet Regulations:

متوقع کاروباری ادارے کی تنظیمی شکل کے تعلق سے فیصلہ کرتے وقت مختلف تنظیمی اشکال پر اثر انداز حکومتی قوانین وضوابط پر بھی غور کرنا ضروری ہے۔ جوائنٹ سٹاک کمپنی کی تخلیق (انکارپوریشن) پر طویل قانونی ضوابط کی تکمیل کرنا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً اور کاروباری سال کے ختم پر کمپنی کو مختلف قسم کے معلومات وگوشوارے حکومت کے پاس روانہ کرنا بھی پڑتا ہے۔ مختلف قوانین کے تحت آئینی مطلوبات کی تکمیل کے لیے کمپنی انتظامیہ کو مختلف ماہرین کی خدمات حاصل کرنا پڑتا ہے۔ یہ تمام افعال وقت طلب اور کثیر خرچ پر مبنی ہیں۔ اس کے برخلاف تنہا ملکیتی تنظیم اور شراکتی تنظیم پر ایسی پابندیاں بہت کم ہیں۔ ان تنظیموں کو درج رجسٹر کرانا بھی لازمی نہیں۔

(7) کاروباری سرگرمیوں کی نوعیت Nature of Business Activities:

متوقع کاروباری ادارہ کی سرگرمیوں کی نوعیت بھی، ادارے کی تنظیمی شکل کے تعلق سے فیصلہ کرنے پر ایک اہم اثر انداز عنصر ہے۔ اگر متوقع کاروباری ادارہ مقامی بازار سے نمٹنے کا مقصد رکھتا ہو یا موسمی پیداوار سے متعلق ہو یا سڑنے گلنے والی اشیاء سے نمٹاؤ سے متعلق ہو تو تنہا ملکیتی تنظیم ایسے کاروباری سرگرمیوں کے لیے موزوں ہے۔ ایسے کاروبار کے لیے کم سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے، سرگرمیوں کی سطح کم ہوتی ہے اور جوکھم بھی کم درجے کا ہوتا ہے۔ اگر کاروباری سرگرمیوں کی نوعیت درمیانہ درجہ کی ہو اور جوکھم ایک شخص کے سہنے کی سطح سے زیادہ ہو اور درکار سرمایہ ایک شخص کی سرمایہ جمع کرنے کی صلاحیت سے زیادہ ہو اور ایسے کاروباری ادارہ کی تنظیم کے لیے شراکتی تنظیم کی شکل موزوں ہوگی۔ اس کے برخلاف کاروباری ادارہ کی متوقع سرگرمیوں کا وسیع بازار پر پھیلے ہوئے رہنا مقصد ہو اور متوقع سرگرمیوں کا پیمانہ وسیع ہو تو کمپنی شکل کی تنظیم موزوں ہوگی۔ اگر کاروباری ادارہ کا مقصد اراکین کی خدمت ہو اور اراکین کو سہولت فراہم کرنا ہو تو متوقع کاروباری ادارہ کے لیے امدادِ باہمی شکل کی تنظیم موزوں ہوگی۔

(8) ملکیت اور انتظامیہ کے مابین تعلق Relationship between Ownership and Management:

تنہا ملکیتی تنظیم میں کاروباری ادارے کا مالک خود ہی منتظم ہوتا ہے۔ اس طرح ملکیت اور انتظامیہ اسی ایک فرد کا ہوتا ہے۔ اسی طرح شراکتی تنظیم میں بھی شرکاء تنظیم کے مالک بھی ہوتے ہیں فرم کے انتظامیہ افعال میں بھی سرگرم حصہ لیتے ہیں۔ اس کے برخلاف مشترکہ سرمایہ تنظیم میں شیر ہولڈرس کمپنی کے مالکین ہوتے ہیں جن کے سرمائے سے کمپنی تشکیل پاتی ہے۔ شیر ہولڈرس ملک کی مختلف ریاستوں اور مختلف مقامات پر رہتے ہیں اور کمپنی کے روزمرہ کے افعال انتظامیہ افعال میں حصہ نہیں لیتے۔ انتظامیہ ذمہ داریاں مختلف افراد کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں جنہیں ہدایت کار (ڈائرکٹرس Directors) کہتے ہیں اور ان کے گروپ کو بورڈ آف ڈائرکٹرس (Board of Directors) کہا جاتا ہے۔ کاروباری ادارے کے قیام پر تنظیمی شکل کے انتخاب کے وقت اگر سرمایہ کار متوقع ادارے کا انتظامیہ اپنے ہاتھ میں بھی رکھنا چاہیں تو تنہا ملکیتی تنظیم موزون رہے گی۔ اگر سرمایہ کاروں کے پاس انتظامیہ کاموں میں حصہ لینے کے لیے وقت نہ ہو یا حصہ لینا نہیں چاہتے ہوں صرف سرمایہ کاری کرکے نفع میں حصہ لینا چاہتے ہوں تو ایسے وقت کمپنی تنظیم موزوں ہوگی۔

(9) تشکیل میں آسانی Ease in Formation:

کاروباری ادارے کی تشکیل پر درکار ضوابط کی تکمیل کی پیچیدگیاں، اور درکار وقت بھی متوقع ادارے کی تنظیمی شکل کے انتخاب پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ جوائنٹ سٹاک کمپنی کی تشکیل اور رجسٹریشن کے لیے طویل قانونی ضوابط کی تکمیل کرنا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ ان کاموں میں ماہرین کی خدمات حاصل کرنا بھی پڑتا ہے۔ ان کاموں کی تکمیل کے لیے طویل وقت اور کثیر خرچ درکار رہتا ہے۔ اسی طرح کمپنی کا اختتام winding up بھی طویل ضوابط درکار عمل ہے۔ اس کے برخلاف تنہا ملکیتی تنظیم اور شراکتی تنظیم کے لیے کوئی قانونی ضوابط درکار نہیں یا بالکل معمولی ضوابط درکار ہیں۔ اسی طرح ان تنظیموں کی اکائیوں کا اختتام بھی آسان ہے۔

(10) لچک Flexibility:

متوقع کاروباری ادارے کے لیے تنظیم کی موزوں شکل کے انتخاب پر اثر انداز ایک اور قوت کاروبار کی لچک پذیری ہے۔ تنظیم کی بہترین شکل وہ ہے جو کاروباری سرگرمیوں کے لیے لچک فراہم کرے۔ بدلتے حالات کے ساتھ کاروباری ادارے کی سرگرمیوں میں تبدیلی کے ذریعہ حالات سے مطابقت پیدا کرنے کا موقع فراہم کرنا تنظیمی شکل کے بہترین ہونے کی علامت ہے۔ یہ خوبی تنہا ملکیتی تنظیم میں پائی جاتی ہے۔ تنہا ملکیتی تنظیم کاروباری ادارے کے مالک کو خود کو بدلتے حالات سے مطابقت پیدا کر لینے کے لیے کافی موقع فراہم کرتی ہے۔ کاروبار کی اس تنظیم کے تحت کاروباری ادارے کے مالک کاروبار کی سرگرمیوں میں کبھی بھی اور کسی بھی تبدیلی تیزی سے لا سکتے ہیں۔ اس تعلق سے مالک کو قطعی اختیار حاصل رہتا ہے۔ شراکتی تنظیم میں کاروباری سرگرمیوں میں تبدیلی صرف تمام اراکین کی رضامندی سے کی جاسکتی ہے جو ایک طویل مرحلہ ہے اور کمپنی تنظیم میں کاروباری سرگرمیوں میں تبدیلی کے لیے اس کاروباری اکائی کو طویل ضوابط کی تکمیل کرنا پڑتا ہے جو وقت طلب ہونے کے ساتھ ساتھ کثیر خرچ درکار عمل ہے۔

عوامی شعبہ کے اداروں کی ضرورت واقسام

عوامی شعبہ کے ادارے (پبلک انٹر پرائیزس)

حکومت کے ملکیتی یا حکومتی زیر کنٹرول کاروباری ادارے عوامی شعبہ کے ادارے (پبلک انڈر ٹیکنگس) یا حکومتی ادارے (سٹیٹ انڈر ٹیکنگ) کہلاتے ہیں۔ ایسے کاروباری اداروں میں مکمل سرمایہ کاری یا اکثریتی سرمایہ کاری مرکزی حکومت کی یا مرکزی حکومت کی اور ایک یا زیادہ ریاستی حکومتوں کی یا کسی ایک یا زیادہ ریاستی حکومتوں کی ہوتی ہے۔ ان کاروباری اداروں کے قیام کا مقصد عوام کو اشیاء وخدمات مناسب قیمتوں پر فراہم کرنا ہوتا ہے۔ حکومتی کاروباری ادارے (پبلک انٹر پرائیزس) عوام کا استحصال نہیں کرتے، حالانکہ نفع کمانا ان کا بھی مقصد رہتا ہے۔

عوامی شعبہ کے اداروں کی ضرورت:

عوامی شعبہ کے اداروں کی ضرورت واہمیت مندرجہ ذیل میں بیان کی گئی ہے۔

(1) عوام کی فلاح و بہبود کے لیے:

خانگی انٹر پرایزس کا بنیادی مقصد نفع کمانا ہوتا ہے۔ ان اداروں کی تمام سرگرمیاں نفع کے نقطہ نظر سے جانچی جاتی ہیں۔ کاروبار کو قومی ملکیت میں لینا اس لیے ضروری سمجھا گیا کہ خانگی شعبہ نفع کی حرص کی وجہ سے سماج کو زندگی کی بنیادی ضرورتوں سے محروم نہ کردے۔

(2) اجارہ داری کے خاتمہ کے لیے:

کاروباری اداروں کی کثرت خانگی شعبہ پر مشتمل ہے۔حکومتی انٹر پرایزس کا قیام جدید اختراع ہے تاکہ خانگی شعبہ کی اجارہ داری کو روک سکیں اور معاشی قوت چند ہاتھوں میں مرکوز نہ ہونے پاوے۔اس طرح عوامی شعبہ معاشی قوت کے پھیلاؤ کا راستہ فراہم کرتا ہے۔

(3) بہتر تال میل:

عوامی شعبہ کے تحت قایم اور حکومتی ملکیت میں لیے ہوئے صنعتی و کاروباری اکائیوں کے درمیان باہم تال میل رہتا ہے اور تعلقات دوستانہ ہوتے ہیں جبکہ خانگی شعبہ کی اکائیوں کے مابین مسابقت اور رقابت ہوتی ہے۔

(4) متوازن علاقائی ترقی:

عوامی شعبہ کے لیے صنعتی اکائیوں کے قیام کا فیصلہ حکومت نہ صرف معاشی عناصر پر غور کر کے بلکہ سماجی اور علاقائی عناصر پر بھی غور کر کے لیتی ہے۔اس طرح ملک کا ہر ایک حصہ صنعتی ترقی حاصل کرتا ہے اور حکومت کا متوازن علاقائی ترقی کا مقصد تکمیل پاتا ہے۔حکومت کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ ملک کی معاشی ترقی میں ترقی یافتہ اور پسماندہ سبھی علاقوں کا حصہ شامل رہے اور معاشی ترقی کے ثمرات سبھی علاقوں کو متوازن حاصل ہوں۔

(5) ملک کی معاشی ترقی میں مدد:

قومی ملکیت کے اداروں (پبلک انٹر پرایزس) کے نفع میں سے ان اداروں کے محفوظات کو رقم منتقل کرنے کے بعد فاضل نفعوں کو ملک کے معاشی ترقی کی سکیموں پر عمل آوری کے لیے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔اس طرح ملک کے معاشی ترقی کے کاموں کی رقمی ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے اور ملک کی معاشی نشو ونما میں تیزی پیدا ہوتی ہے۔عوام پر ٹیکس کا بوجھ اضافہ کر کے رقم اکٹھا کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

(6) ملک میں روزگار کے مواقع:

عوامی شعبہ کے اداروں کے قیام سے ملک میں روزگار کے مواقع، ہر قسم کے ہنرمندوں کے لیے پیدا ہوتے ہیں۔عوامی شعبہ کے ادارے بڑے پیمانے کے پیداواری و خدماتی ادارے ہوتے ہیں جہاں تکنیکل، نان ٹکنیکل، پروفیشنل، اسکلڈ (ہنر مند) اوران سکلڈ (غیر ہنر مند) سبھی قسم کے عملہ کی ضرورت ہوتی ہے۔اس طرح بڑے پیمانے پر روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں اور لوگوں میں آمدنی و دولت کا عدم توازن کم ہوجاتا ہے۔

(7) ملازمین کے ساتھ بہتر تعلقات:

حکومت، چونکہ عوام کی نمایندہ مجسم ہوتی ہے، اس لیے لازمی طور پر ملازمین کے ساتھ اچھے تعلقات رکھتی ہے۔ملازمین کا استحصال، روزگار کی غیر یقینی اور کام کے خراب حالات کی جگہ سٹیٹ انٹر پرایزس میں منصفانہ روزگار کی طمانیت اور کام کے بہتر حالات رہتے ہیں۔حکومت اچھے آجر کے طور پر ظاہر ہونے کی کوشش کرتی ہے۔بہتر معاوضہ اور کام کے بہتر حالات لازمی طور پر ملازمین کو بہتر کارکردگی کا اشتعال دلاتے ہیں۔ملازمین کو اس بات پر فخر رہتا ہے کہ وہ قومی ملکیت کے ادارے میں قوم کے لیے کام کر رہے ہیں۔اس طرح ان کے حوصلے بلند رہتے ہیں۔

(8) لوگوں کو سرمایہ کاری کے لیے راغب کرنا:

عوامی شعبہ کی اکائیوں میں اکثریتی سرمایہ کاری حکومت کی ہوتی ہے لیکن سرمایہ کاری میں شمولیت کے لیے عوام کو بھی رغبت دی جاتی ہے۔ان اداروں پر حکومت کا مکمل کنٹرول رہتا ہے اس لیے ان اداروں میں سرمایہ کاری میں عوام دلچسپی رکھتے ہیں۔اس طرح عوامی شعبہ لوگوں کو سرمیہ کاری کے لیے راغب کرتا ہے اور لوگوں کی بچتوں کو ملک کی معاشی ترقی کے لیے متحرک کرتا ہے اور پیداواری راستہ پر لگاتا ہے۔

پبلک انٹر پرایزس کے اقسام

پیداوار کے میدان میں عوامی شعبہ کے اداروں کے مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں۔

(A) حکومتی شعبے (B) عوامی کارپوریشنس (C) مخلوط ملکیتی کارپوریشنس یا کمپنی قانون کے تحت تشکیل حکومتی کمپنیاں۔

پبلک انٹرپرایزس کی شعبہ جاتی تنظیم یا حکومتی شعبے کے خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

حکومتی شعبے (Government Departments):

(i) یہ انٹرپرایزس مرکزی یا ریاستی حکومت کے ایک شعبہ کے تحت کام کرتے ہیں جس کے سربراہ کی حیثیت سے ایک وزیر ہوتا ہے جو اس ادارے کی کارکردگی کے لیے مرکزی پارلیمنٹ یا ریاستی اسمبلی کو جوابدہ ہوتا ہے۔

(ii) یہ انٹرپرایزس مکمل پیداوار حکومت کے لیے ہی انجام دیتے ہیں، یا پھر اکثر یتی پیداوار حکومت کے لیے انجام دیتے ہیں۔

(iii) ان انٹرپرایزس کے کام کاج کی نگرانی کے لیے حکومت سیول سرونٹس کا تقرر کرتی ہے۔

(iv) ان انٹرپرایزس کے لیے حکومت کے سالانہ بجٹ میں گنجائیشات کے ذریعہ حکومتی خزانے سے رقم فراہم کی جاتی ہے۔ آمدنی واخراجات کے تخمینے حکومت کے سالانہ موازنہ (بجٹ) میں بتلائے جاتے ہیں۔

(v) سالانہ نفع ونقصان کھاتا، میزانی گوشوارہ اور دوسرے گوشوارے وتختہ جات وزارت کو روانہ کیے جاتے ہیں۔ مکمل نفع یا اس کا بڑا حصہ حکومت کے خزانے (ٹریژری) میں جمع کر دیے جاتے ہیں۔

(vi) پبلک انٹرپرایزس پر قابلِ عمل آڈٹ کنٹرول کے طریقے ان اداروں پر بھی قابلِ عمل ہوتے ہیں۔

(vii) یہ انٹرپرایزس اوران کے تحت چلنے والے ادارے حکومتی مشنری کا حصہ ہوتے ہیں۔ اس لیے حکومت کی رضامندی کے بغیر ان کے خلاف عدالتی چارہ جوئی نہیں کی جاسکتی۔

(viii) یہ تنظیم ایسی صنعتوں کے لیے موزوں ہے جس میں حکومت کا سخت کنٹرول درکار ہو اور بہت زیادہ رازداری کی ضرورت ہو جیسے ڈیفنس کی صنعتیں (دفاعی صنعتیں)

شعبہ جاتی طرزِ تنظیم کے پبلک انٹرپرایزس کے مندرجہ ذیل خامیاں ہیں:

(a) یہ انٹرپرایزس منسٹرس کے زیر کنٹرول رہتے ہیں اس لیے ان کی سیاسی پارٹی کی مداخلت ہوتی رہتی ہے۔ منسٹرس اور سیاسی لوگ صنعت و تجارت کے انتظامی مسایل سے بہتر طور پر واقف نہیں رہتے لیکن معاملات میں مداخلت کرتے ہیں۔

(b) منسٹرس کی میقات غیر یقینی ہونے اور سیاسی حالات بدلتے رہنے کی وجہ سے ان انٹرپرایزس کی پالیسیاں مستحکم نہیں ہوتیں۔

(c) وہ سیول سرونٹس جن کو ان اداروں کی انتظامیہ ذمہ داری دی جاتی ہے شاید دوسری عام صلاحیتوں کے حامل ہوتے ہیں لیکن عام طور پر عوام کاروباری اور پیداوار سے متعلق ذہانت مناسب حد تک نہیں رکھتے اور اپنے دفتری فرائض کی وجہ سے کاروباری و پیداواری افعال کے لیے مناسب وقت نہیں نکال سکتے۔

(d) شعبہ جاتی تنظیموں میں عملہ کو تحریک (motivation) مناسب حد تک نہیں ملتی اس لیے عملہ کام کے لے جوش سے خالی رہتا ہے۔ اس کے علاوہ ادارے کے کام کاج کی معمولی سی تفصیل بھی پارلیمنٹ واسمبلیو ں میں اور بعد میں عوام میں سوال وجانچ کا موضوع بنتا ہے۔

(e) شعبہ جاتی تنظیم کے تحت کام کرنے والے اداروں میں کاروباری فیصلے لینے میں تاخیر ہوتی اور فوری فیصلے نہیں لیے جاسکتے اس لیے انہیں

فیصلہ سازی میں تاخیر کے نقصانات اٹھانا پڑتا ہے۔

(f) ان تنظیموں میں لچک کی کمی پائی جاتی ہے۔حالات کے لحاظ سے بدلنا ان کے لیے مشکل ہے۔فیصلہ سازی میں تاخیر اور غیر لچکدار انتظامیہ کی وجہ سے ان کی کارکردگی پر اثر پڑتا ہے اور ان کی صلاحیتوں (efficiency) کا ناکافی استعمال ہوتا ہے۔

عوامی کارپوریشن (پبلک کارپوریشن) Public Corporation

ایسے کارپوریٹ مجسم (کارپوریٹ باڈی) کو عوامی کارپوریشن (پبلک کارپوریشن) کہتے ہیں جس کی تشکیل قانون سازی (لیجسلیچر) کے ذریعہ ہو اور اُس قانون سازی میں اس کے اختیارات، فرائض اور خصوصی استثنائیات دیے گئے ہوں۔عوامی کارپوریشن کے اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

(i) عوامی کارپوریشن ایک ایسا کارپوریٹ مجسم ہے جو پارلیمنٹ کے خصوصی قانون کے تحت وجود میں آتا ہے۔اس خصوصی قانون میں اس عوامی کارپوریشن کے اختیارات، فرائض وغیرہ کی صراحت ہوتی ہے۔

(ii) عوامی کارپوریشن مکمل طور پر حکومت کا ملکیتی ہوتا ہے جس کا حصص سرمایہ مکمل طور پر حکومت کا ہی شامل کیا ہوا ہوتا ہے۔

(iii) عوامی کارپوریشن ایک کارپوریٹ مجسم ہونے کی وجہ سے خود اپنے نام سے معاہدات کرنے اور اپنے نام پر ملکیت رکھنے کی اہل ہوتی ہے اور اپنی قانونی شناخت رکھتی ہے۔

(iv) عوامی کارپوریشن میں منسٹرس اور سیول سرونٹس کی راست مداخلت نہیں ہوتی بلکہ اس کے متعلقہ قانون کے مطابق انکا کردار ہوتا ہے۔اس لیے یہاں کا انتظامیہ سیول سروس کنڈکٹ رولس سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ہر کارپوریشن آزادانہ طور پر ان کا تقرر کرتی ہے اور انہیں معاوضہ ادا کرتی ہے۔

(v) عوامی کارپوریشن کو مالیاتی خودمختاری حاصل رہتی ہے اس لیے اپنی مدد خود کرلینا ہوتا ہے۔شعبہ جاتی اداروں کے برخلاف عوامی کارپوریشن کی آمدنی و اخراجات حکومت کے سالانہ بجٹ (موازنہ) میں بتلائے نہیں جاتے۔اس کے بجائے اخراجات کی ادائیگی، اشیاء و خدمات کی فراہمی سے صارفین کے پاس سے وصولیات میں سے کرنا پڑتا ہے۔اس کو حکومت کے پاس سے یا عوام کے پاس سے قرض کی شکل میں فنڈز حاصل کرنے کا اختیار حاصل ہے۔یہ تنظیم حکومت سے سالانہ چندے بھی حاصل کرسکتی ہے۔

(vi) شعبہ جاتی اداروں کے برخلاف عوامی کارپوریشن کو بجٹ اکاؤنٹنگ اور آڈٹ کے قوانین کی پابندیاں نہیں رہتی۔

(vii) پبلک کارپوریشن کا انتظامیہ، قانون کے تحت منسٹر کے ذریعہ مقررہ ایک بورڈ کے ذمہ ہوتا ہے جو اس منسٹر کو جوابدہ ہوتا ہے۔کارپوریشن کے روزمرہ کے انتظامیہ کاموں میں حکومت یا پارلیمنٹ کی مداخلت نہں ہوتی لیکن پبلک کارپوریشن چونکہ عوامی مجسم (پبلک باڈی) ہے، اس لیے اس کی وسیع تر پالیسی کا تعین پارلیمنٹ کرتی ہے۔

(viii) خانگی اداروں (پرائیوٹ انڈٹیکنگ) کے برخلاف پبلک کارپوریشنس بنیادی طور پر عوام کو خدمات فراہم کرنے کے لیے کام کرتے ہیں اور نفع کمانا ان کے لیے ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔

حکومتی کمپنیاں Governmnt Companies:

کمپنی قانون کے لحاظ سے حکومتی کمپنی (گورنمنٹ کمپنی) سے مراد ایسی کمپنی کے ہیں جس کے حصص سرمائے کا کم سے کم 51% حصہ مرکزی حکومت کا شامل کیا ہوا کسی ریاستی حکومت (یا ریاستی حکومتوں) کا شامل کیا ہوا ہو یا کچھ حصہ مرکزی حکومت کا اور کچھ حصہ ریاستی حکومت (یا حکومتوں) کا شامل کیا ہوا ہو۔حکومتی کمپنی ایک ایسا حکومتی ادارہ ہے جو حکومتی شعبوں کی طرح نہیں بلکہ ایک کاروباری ادارے کی طرح کام کرتا ہے جس کی پالیسیاں سماجی مقاصد کی تکمیل کے علاوہ تجارتی اور کاروباری نظریہ پر بھی قایم ہوتی ہیں۔اس تنظیم کی اسی خصوصیت کی وجہ سے اس کی کارکردگی بہتر اور لچکدار ہوتی ہے۔

حکومت دوسرے ممالک کے تعاون و مفاہمت سے عوام کو خدمت فراہم کرنے کے مقصد سے کوئی کاروباری ادارہ قایم کرنا چاہے یا مکمل طور پر

حکومتی سرمایہ کاری سے کاروباری ادارہ قایم کرنا چاہے تو ایسی کمپنی تشکیل دیتی ہے اس کے علاوہ کسی موجود کاروباری ادارے کو پبلک انٹرپرایز کی حیثیت سے چلانا چاہے یا مالیاتی ناموافق حالات یا پھر روزگار سے متعلق ناموافق حالات میں کسی موجود کمپنی کو اپنے زیرنگرانی لینا چاہے تو اس کے کل حصص یا اکثریتی حصص خریدلیکر پبلک کمپنی میں تبدیل کرسکتی ہے۔ ہندوستان میں قایم حکومتی کمپنیوں کی طرز کے اسٹیٹ انڈرٹیکنگس (عوامی انٹرپرایزس) میں اہم مندرجہ ذیل ہیں۔دی بھارت ہیوی الکٹریکلس لیمیٹیڈ، دی ہندوستان مشین ٹولس لیمیٹیڈ، دی ہندوستان ایرکرافٹس لیمیٹیڈ، دی ہندوستان اسٹیلس لیمیٹیڈ، دی انڈین ٹیلیفون انڈسٹریز لیمیٹیڈ، دی ہندوستان شپ یارڈ لیمیٹڈ، دی سٹیٹ ٹریڈنگ کارپوریشن، دی فرٹیلائیزر کارپوریشن آف انڈیا اور دی انڈین آئیل کارپوریشن وغیرہ ہیں۔

عوامی شعبہ کی کمپنی تنظیم کی اہم خامیاں مندرجہ ذیل ہیں:

(i) حکومتی کمپنی کو علاحدہ شخصیت وشناخت حاصل رہتی ہے اور خودمختاری حاصل رہتی ہے لیکن حقیقت میں تمام تر اختیارات حکومت کے ہاتھ میں رہتے ہیں جو شیر ہولڈرس کی حیثیت رکھتی ہے۔انتظامیہ پر بھی حکومت کا کنٹرول رہتا ہے۔

(ii) بورڈ آف ڈائرکٹرس حالانکہ ماہرین اور قابل افراد ہوتے ہیں لیکن وقت کی حکومت کے تائیدی بنے رہنے کو پسند کرتے ہیں۔

(iii) ان کمپنیوں کا عملہ وانتظایہ افراد انتظامی افعال اور روزمرہ کے کام درست انداز پر چلانے کے بجائے سیاسی لیڈروں اور سیول سرونٹس کو خوش کرنے میں زیادہ وقت خرچ کرتے ہیں۔

(iv) حکومتی کمپنیوں کے آڈیٹرس کا تقرر متعلقہ کمپنی کے آرٹیکلس کے ذریعہ ہوتا ہے۔اس طرح کمپٹرول اینڈ آڈیٹر جنرل آف انڈیا کو خود سے حکومتی کمپنی کے اکاؤنٹس کو آڈٹ کرنے کا حق حاصل نہیں۔

پبلک انٹرپرایزس (عوامی شعبہ کے اداروں) کے مسائل

پبلک انٹرپرایزس کے کام کرنے کی صلاحیت پر اثرانداز اہم مسائل مندرجہ ذیل ہیں:

(a) ناقص پراجکٹ پلاننگ:

ناقص اور غلطیوں بھری پراجکٹ پلاننگ کی وجہ سے کئی پبلک انٹرپرایزس تکمیل کے لیے طویل عرصہ لیتے ہیں۔جس کی وجہ سے زائد اخراجات ضروری ہوجاتے ہیں اور پلانٹ کی لاگت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

(b) زیادہ اوورہیڈ اخراجات (زیادہ بالائی اخراجات):

پیداوار کے لیے بالائی اخراجات کے علاوہ ملازمین کی فلاح وبہبود اور رہائیش فراہمی پر یہ انٹرپرایزس بہت زیادہ خرچ کرتے ہیں جس کی وجہ سے پیداوار کی لاگت بہت زیادہ ہوجاتی ہے۔آج کل اس بات کی کوشش کی جارہی ہے کہ ایسے اضافی اخراجات کچھ کم ہوں۔

(c) کثرتِ مستعمل سرمایہ کاری(Over Capitalisation):

پبلک انٹرپرایزس کے تقریباً تمام اکائیاں کثیر مستعمل سرمایہ کاری (over capitalisation) کے حالات میں مبتلا ہیں۔کثیر مستعمل سرمایہ (اوور کیپٹالائیزیشن) کی وجوہات میں ناقص منصوبہ سازی، تعمیر میں تاخیر بے جا مصارف، پیداواری اثاثوں کا ناکافی استعمال، مہنگے تعمیری معاہدات، پراجکٹ کا ناموزوں محلِ وقوع اور ملازمین کے بہت زیادہ فلاحی اخراجات ہیں۔

(d) پیداوار کی ناقص منصوبہ سازی:

پیداوار کے درست نشانوں کی کمی اور پیداوار کی غیر درست منصوبہ سازی جیسی وجوہات کی بنیاد پر پیداواری صلاحیت کا نامکمل استعمال کی صورت حال عوامی انٹرپرایزس میں عام طور پر پائی جاتی ہے۔غیر اطمینان بخش کارکردگی کی ایک اہم وجہ اثاثوں کی پیداواری صلاحیت کا نامکمل استعمال

ہے۔اس وجہ سے لاگت میں اضافہ ہوتا ہے۔

(e) انسانی توانائیوں کی ناقص منصوبہ سازی:

اکثر صورتوں میں دیکھا گیا ہے کہ پبلک انٹر پرایزس میں انسانی وسائل کی ضرورت کے تخمینے بہت زیادہ کیے جاتے ہیں۔اس لیے یہ یونٹس ضرورت سے زیادہ عملہ کا شکار ہوتے ہیں۔بعض صورتوں میں ابتداء سے ہی پیداوار کے لیے درکار تعداد کے عملہ کا تقرر کیا جاتا ہے حالانکہ پیداوار عروج پر پہنچنے کے لیے ابھی کافی وقت درکار رہتا ہے۔

(f) عملہ کے ناقص انتظامات:

اکثر پبلک سیکٹر اکائیوں میں تقررات وتربیت کے قدیم طریقوں پر عمل ہوتا ہے جس کی وجہ سے عملہ کی جدید طریقوں سے تربیت نہ ہونے کے نقصانات واضح طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔ان اکائیوں میں عملہ کی تنخواہیں اجرتیں خانگی شعبہ میں اسی نوعیت کے کام کرنے والوں کے تنخواہوں اور اجرتوں سے کئی گناہ زیادہ ہوتی ہیں۔اس لیے ان اکائیوں میں ہر سطح پر عملہ کے اخراجات زیادہ ہوتے ہیں۔

عالمی تجارت

International Business

اس اکائی کے مطالعہ سے آپ واقف ہوں گے:

1. عالمی تجارت کے معنی و مفہوم سے واقف ہوں گے۔
2. عالمی تجارت کے اسباب سے واقف ہوں گے۔
3. عالمی تجارت کے فوائد و نقصانات سے واقف ہوں گے۔
4. عالمی تجارت پر اثر انداز عوامل سے واقف ہوں گے۔
5. عالمی و گھریلو تجارت سے واقف ہوں گے۔

تمہید

تجارت ایک معاشی سرگرمی ہے۔ اپنے رہائشی علاقوں میں چھوٹے تاجرین' پھیرے کے تاجرین وغیرہ کو دیکھتے ہیں۔ اس طرح بازاروں میں بڑے بڑے پیمانے کے چھوٹے تاجرین بھی پائے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ چند بڑے تاجرین بھی ہوتے ہیں، جنہیں تھوک تاجرین کہتے ہیں۔ تھوک تاجرین دراصل صنعتوں یا پیداواری اداروں سے بھاری مقدار میں مال خرید کر چھوٹے تاجرین کو فراہم کرتے ہیں۔ یہ تمام اندرون ملک کی تجارت کے حصے ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ خلیجی ممالک میں پٹرولیم کی پیداوار زیادہ ہوتی ہے۔ چند یوروپی ممالک میں صنعتی پیداوار زیادہ ہوتی ہے۔ دنیا کے چند زرعی ممالک میں زراعت کی پیداوار زیادہ ہوتی ہے۔ حکمرانوں کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ملک کو مستحکم بنانے کے لئے اپنی فاضل پیداوار کو برآمد کرکے بیرونی سرمایہ حاصل کریں اور گھریلو ضروریات کی تکمیل کے لئے دیگر ممالک سے مال درآمد کیا جاتا ہے۔ عالمی سطح پر ایک ملک دوسرے ملک سے تجارتی تعلقات پیدا کرتا ہے جس کو عالمی تجارت کہتے ہیں۔

مفہوم

کاروبار کا اہم مقصد منافع کمانا ہوتا ہے۔ ہر کاروبار اپنے چند مخصوص علاقوں میں کافی سرگرم رہتا ہے۔ کاروبار پر قدرتی حالات' ماحول' آب و ہوا بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ قدرتی طور پر قدرتی وسائل' معدنیات' آب و ہوا وغیرہ مختلف علاقوں میں مختلف نوعیت و مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ بعض ممالک کے بعض علاقوں میں کثیر مقدار میں معدنیات پائے جاتے ہیں، جبکہ دیگر ممالک میں اتنی وافر مقدار میں معدنیات نہیں پائے جاتے اور بعض ممالک میں قدرتی ذخائر موجود نہیں ہوتے۔ جن ممالک میں معدنیات پائے جاتے ہیں وہاں پر صنعتوں کی کثیر تعداد پائی جاتی ہے اور ان ممالک کی معیشت کا انحصار صنعتی پیداوار پر ہوتی ہے۔ ان ممالک کی پیداوار ان کے گھریلو ضروریات کی تکمیل سے زائد پائے جانے پر فاضل پیداوار کو دیگر ممالک کو فروخت کرتے ہیں۔

اندرون ملک کی پیداوار گھریلو ضروریات کی تکمیل سے قاصر ہونے پر دوسرے ممالک سے پیداوار کو درآمد کیا جاتا ہے۔ قدرتی طور پر معدنیات و قدرتی وسائل غیر مساویانہ طور پر تقسیم ہوتے ہیں، اسی لئے کوئی بھی ملک ہر معاملے میں مکمل طور پر خود مکتفی نہیں ہو سکتا۔ ترقی یافتہ ممالک کی معیشت و استحکام ترقی پذیر ممالک کے مقابلے میں بہتر ہو سکتی ہے۔

جب کوئی ملک مجموعی طور پر یا ہر میدان میں خود مکتفی نہ ہو تو اسی صورت میں اپنے کمیوں کی بھرپائی کے لئے دوسرے ممالک سے مدد حاصل کرتا ہے۔ بعض میدانوں میں ترقی پذیر ممالک ترقی یافتہ ممالک سے مدد حاصل کرتے ہیں تو دوسری جانب ترقی یافتہ ممالک بھی ترقی پذیر ممالک سے مدد حاصل کرتے ہیں، جس کے مختلف ممالک کے درمیان تجارت وجود میں آتی ہے جس کو عالمی تجارت کہتے ہیں۔

عالمی تجارت کے اسباب

تجارت ایک اہم معاشی سرگرمی ہے۔ گھریلو تجارت اندرون ملک واقع ہوتی ہے جبکہ عالمی تجارت مختلف ممالک کے درمیان عمل میں آتی ہے۔ عالمی تجارت کے حسبِ ذیل اہم اسباب ہیں:

1) زمین یا علاقہ مختلف ممالک میں تقسیم ہیں۔
2) قدرتی وسائل یا پیداواری وسائل عالمی سطح پر غیر مساویانہ طور پر منقسم ہیں۔
3) پیداواری وسائل اور تکنیک' ایجادات' طریقہ پیداوار اور ضرورتیں مختلف ممالک میں مختلف نوعیت کے ہیں۔
4) پیداواری مصارف میں فرق پایا جاتا ہے۔
5) عالمی سطح پر مختلف ممالک کی ضرورتیں مختلف پائی جاتی ہیں۔
6) پیداواری وسائل ناقابل نقل پذیر ہیں۔

عالمی تجارت کے فوائد

یہ تجارت اپنے مخصوص فوائد رکھتی ہے۔ عالمی تجارت کے چند حسبِ ذیل اہم فوائد ہیں:

1) عالمی سطح پر پیداوار نقل پذیر پر ہوتی ہے جس کے سبب ضرورت مند افراد کو ضروری اشیاء آسانی سے فراہم ہوتے ہیں۔
2) عالمی سطح پر معاشی سرگرمیاں وجود میں آتے ہیں۔
3) عالمی سطح پر روزگار کے ذرائع پیدا ہوتے ہیں۔
4) ترقی پذیر ممالک کو ضرورت کی اشیاء آسانی سے فراہم ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ روزگار کے ذرائع بھی پیدا ہوتے ہیں۔
5) ترقی پذیر ممالک کو معاشی ترقی حاصل کرنے کا موقع حاصل ہوتا ہے۔
6) عالمی سطح پر متوازن ترقی کی گنجائش پیدا ہوتی ہے۔

گھریلو تجارت

ہر ملک کی ایک آزادانہ معاشی پالیسی ہوتی ہے۔ ملک کی معاشی پالیسی ملک کو استحکام پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے۔ تجارتی پالیسی بھی معاشی پالیسیوں کا حصہ ہوتا ہے۔ ایسی تجارت جس میں خرید اور فروخت ملک کے اندر واقع ہوتی ہے اس کو گھریلو تجارت کہتے ہیں۔ یعنی گھریلو تجارت میں مال کا خریدار اور فروخت کنندہ ملک کے اندر ہی خرید و فروخت کر لیتے ہیں۔ دونوں ایک ہی ملک سے تعلق رکھتے ہیں اور مال کی منتقلی صرف ملک کے اندر ہی واقع ہوتی ہے۔ مال کو ملک کے باہر فروخت نہیں کیا جاتا، بلکہ مال ملک کے اندر ہی فروخت ہوتا ہے۔ اس کو گھریلو تجارت کہتے ہیں۔ گھریلو تجارت میں کوئی خاص قانونی پابندیاں عائد نہیں ہوتے۔ آسانی کے ساتھ خرید و فروخت کر سکتے ہیں۔

گھریلو تجارت اور عالمی تجارت کے درمیان امتیاز

عالمی تجارت گھریلو تجارت سے کافی مختلف ہوتی ہے۔ چند اہم امتیازات کو ذیل میں بتلایا گیا ہے:

گھریلو تجارت	عالمی تجارت
1. گھریلو تجارت صرف اندرون ملک واقع ہوتی ہے۔	1. عالمی تجارت دو مختلف ممالک کے درمیان ہوتی ہے۔
2. گھریلو تجارت میں خریدار اور فروخت کنندہ کا تعلق ایک ہی ملک سے ہوتا ہے۔	2. عالمی تجارت میں خریدار اور فروخت کنندہ دو الگ الگ ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔
3. گھریلو تجارت میں کوئی قانونی شرائط نہیں پائے جاتے۔	3. عالمی تجارت میں کافی قانون شرائط پائے جاتے ہیں۔
4. گھریلو تجارت میں تجارت کے اندرون ملک کے قانون نافذ ہوتے ہیں۔	4. عالمی تجارت میں ملک کے درآمدات و برآمدات کے قانون نافذ ہوتے ہیں۔

عالمی تجارت کے نقائص

عالمی تجارت کے کافی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے حسبِ ذیل چند اہم نقائص ہیں:

1. عالمی تجارت پر عالمی سیاست کا گہرا اثر پایا جاتا ہے، جس کے سبب ترقی پذیر ممالک کا استحصال ممکن ہے۔
2. ترقی یافتہ ممالک عالمی سطح پر اپنی اجارہ داری قائم رکھنے کے لئے تجارت کے لئے شرائط کو لاگو کرتے ہیں جس سے ممالک کی ضرورت کی تکمیل کے لئے شرائط کی تکمیل کرنا لازمی ہوتا ہے۔
3. عالمی دباؤ کے تحت ترقی پذیر ممالک اپنی پیداوار کو موزوں قیمت حاصل کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔
4. صنعتی ممالک اپنی صنعتی پیداوار کو تمام ممالک کو فروخت نہیں کرتے، بلکہ منتخبہ ممالک کو ہی فروخت کرتے ہیں۔
5. صنعتی ممالک یا ترقی یافتہ ممالک کی جانب سے چند ممالک کے ساتھ امتیازی سلوک کرتے ہیں، جس سے عالمی سطح پر امن متاثر ہونے کی گنجائش پائی جاتی ہے۔
6. عالمی سطح پر تجارتی شرائط سخت ہونے سے چند ممالک عالمی تجارت کے فوائد سے محروم ہوتے ہیں۔

عالمی تجارت کی اہمیت

دو مختلف ممالک کی تجارت کو عالمی تجارت کہتے ہیں۔ ایک ملک مال کو فروخت کرتا ہے اور دوسرا ملک مال کا خریدار ہوتا ہے جو ملک مال کو فروخت کرتا ہے، اس کو برآمد کنندہ کہتے ہیں اور جو ملک مال کو خریدتا ہے اس کو درآمد کنندہ کہتے ہیں۔ درآمدات و برآمدات عالمی تجارت کے اہم اجزاء ہیں۔ ہر ملک اپنے ملک کی ضرورت کے تحت درآمدات و برآمدات کی پالیسی اختیار کرتا ہے۔ اس لئے ایک ملک کی پالیسی دوسرے ملک سے الگ الگ ہوتی ہے۔ توازن ادائیگی کو بہتر بنانے میں عالمی تجارت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس پر ہر ملک ایک جامع تجارتی پالیسی اختیار کرتا ہے۔ یہ پالیسی دوراندیشی کا مظہر ہوتی ہے۔ اس تجارت میں معمولی سی غلطی یا کاہلی سے معیشت پر منفی اثرات لاحق ہوتے ہیں۔ اس لئے عالمی تجارت کی ایک منفرد پالیسی ہوتی ہے۔

ترقی یافتہ اور ترقی پذیر پر دونوں ممالک کے لے عالمی تجارت اہمیت کا حامل ہوتی ہے۔ صنعتی ممالک اپنی صنعتی پیداوار کی برآمد کرتے ہوئے بیرونی سرمایہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس طرح ترقی پذیر ممالک صنعتی ممالک سے صنعتی پیداوار حاصل کر کے معیشت میں استحکام پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

اس طرح زرعی یا ترقی پذیر ممالک اپنی حاصل پیداوار کو برآمد کرتے ہوئے بیرونی سرمایہ حاصل کرنا چاہتے ہیں، جبکہ صنعتی ممالک اپنی غذائی ضروریات کی تکمیل کے لئے زرعی ممالک سے غذائی اجناس درآمد کرتے ہیں۔ اس طرح ہر ملک اپنے استحکام کے لئے دوسرے ملک پر انحصار کرتا ہے۔ آپسی تعاون و تجارت کی بدولت عالمی سطح پر معاشی سرگرمیاں وجود میں آتے ہیں۔ ساتھ ہی کمزور ممالک کو ترقی حاصل کرنے کا موقع حاصل ہوتا ہے۔ عالمی سطح پر قیمتوں میں استحکام کو فوقیت حاصل ہوتی ہے۔ روزگار کے ذرائع پیدا ہوتے ہیں۔ معیارِ زندگی اور آمدنی میں اضافہ ممکن ہے۔

عالمی تجارت پر اثر انداز عوامل

تجارت ایک معاشی سرگرمی ہے جس پر مختلف عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔ گھریلو تجارت میں اندرون ملک کے مختلف عوامل اثر انداز ہوتے ہیں، جبکہ عالمی تجارت پر عالمی سطح کے مختلف عوام اثر انداز ہوتے ہیں۔ عالمی تجارت پر اثر انداز ہونے والے چند اہم عوامل کو ذیل میں بتلایا گیا ہے:

1. **سیاست**

عالمی تجارت پر عالمی سطح کی سیاست کا راست اثر عائد ہوتا ہے۔ مختلف با اثر ممالک اپنے اثر و رسوخ سے تجارت کو ذاتی مفاد میں استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہتھیاروں سے لیس ممالک چند منتخبہ ممالک کو ہتھیار فروخت کرتے ہیں۔ جبکہ دیگر ممالک کو ہتھیاروں کی خریدی سے روکتے ہیں۔ اس طرح دیگر اشیاء کی خرید و فروخت پر بھی سیاسی اثر و رسوخ اثر انداز ہوتے ہیں۔ ترقی یافتہ یا با اثر ممالک پسماندہ ممالک پر حاوی ہوتے ہوئے ان کو مالی فوائد سے محروم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ عالمی تجارت پر عالمی سیاست کا راست اثر انداز عائد ہوتا ہے۔

2. **تجارتی قوانین**

عالمی سطح پر تجارت کو فروغ دینے کے لئے موزوں عالمی درج کے قوانین طئے کیئے جاتے ہیں۔ عالمی سطح پر قائم ادارے جیسے WTO عالمی تنظیمی تجارت وغیرہ اس معاملے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ عالمی قوانین کی بدولت مختلف ممالک کی عالمی تجارت میں حصہ داری الگ الگ نوعیت کی پائی جاتی ہے۔

3. **قدرتی حالات**

عالمی تجارت پر قدرتی حالات اثر انداز ہوتے ہیں۔ کسی ملک میں آفاتِ سماوی' قحط سالی وغیرہ کے سبب پیداوار گھٹ جاتی ہے، جس کے سبب ضروریات کی تکمیل کے لئے درآمدات کا سہارا لیا جاتا ہے۔ کسی ملک میں موافق قدرتی حالات کے سبب اونچی پیداوار کی صورت میں فاضل پیداوار کو عالمی تجارت میں شامل کرتے ہیں۔ قدرتی حالات عالمی تجارت کا ایک اہم عامل ہے۔

4. **ملک کی اقتصادی پالیسی**

ہر ملک کی ایک اقتصادی پالیسی ہوتی ہے۔ ملک کی معاشی عالمی تجارت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ملک کو ضرورت کے اعتبار سے اقتصادی و معاشی پالیسی تشکیل دی جاتی ہے۔ صنعتی ممالک کی معاشی پالیسی ترقی پذیر ممالک سے مختلف ہوتی ہے۔ ہر ملک اپنی ضرورتوں کی تکمیل کو مدنظر رکھتے ہوئے معاشی پالیسی پالیسی اختیار کرتا ہے جو ممالک سرکردہ ممالک سے قربت رکھتے ہیں، ان کی پالیسی قربت نہ رکھنے والے ممالک سے مختلف ہوتی ہے۔

خالی جگہوں کو پُر کیجئے

1. دو مختلف ممالک کے درمیان تجارت کو_____________کہتے ہیں۔
2. ملک کے اندر واقع ہونے والی تجارت کو_____________ تجارت کہتے ہیں۔

مختصر جوابی سوالات

1. گھریلو اور عالمی تجارت کے درمیان امتیاز کیجئے۔
2. عالمی تجارت کے نقائص کو بیان کیجئے۔

طویل جوابی سوالات

1. عالمی تجارت کے مفہوم کو بیان کرتے ہوئے اس کے اسباب اور اہمیت کو بیان کیجئے۔
2. عالمی تجارت کی تعریف کرتے ہوئے اس پر اثر انداز عوامل کو بیان کیجئے۔

ہمہ قومی کارپوریٹ Multi-national Corporations

ملٹی نیشنل کارپوریشن (ہمہ قومی کارپوریشن، MNC) کو انٹرنیشنل کارپوریشن، گلوبل کارپوریشن، بین الاقوامی کارپوریشن، ملٹی نیشنل کمپنیز وغیرہ کے ناموں سے بھی پہچانا جاتا ہے۔ کارپوریشنس کی یہ شکل جدید ایجاد اور جنگ عظیم کے بعد معاشی میدان میں ایک اہم اور قابل محسوس ترقی کا اہم عنصر ہے۔ ایسی کمپنی جس کا انتظامیہ صدر دفتر ایک ملک میں واقع ہو اور فیکٹریاں برانچس (شاخیں) مراکزِ فروخت اور دفاتر مختلف ممالک میں ہوں ہمہ قومی کمپنی کہلاتی ہیں۔ انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کی رپورٹ میں ملٹی نیشنل کارپوریشن کی تعریف اس طرح دی گئی ہے ''ایسی انٹر پرائز جس کا انتظامیہ مستقر ایک ملک میں ہوتا ہے جبکہ اس کی کاروباری سرگرمیاں مختلف ممالک میں انجام دی جاتی ہیں ملٹی نیشنل کارپوریشن کہلاتی ہیں۔ یم ین سی کا رجسٹریشن اور انتظامی صدر دفتر جس ملک میں قایم ہے اس ملک کو (ہوم کنٹری اپنا ملک Home Country) کہتے ہیں اور کاروباری سرگرمیاں شاخیں جن ممالک میں ہیں ان ممالک کو میزبان ممالک Host Countries کہتے ہیں۔ اس مباحث سے ظاہر ہوا کہ ایک سے زیادہ ممالک میں پیداواری سہولتوں پر کنٹرول کرنے والی کارپوریشن کو ملٹی نیشنل کارپوریشن کہتے ہیں۔

ملٹی نیشنلس کی جانب سے مختلف ممالک میں سرمایہ کاری کے اہم مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

(1) یم ین سیز کا مطالعہ ہے کہ اشیاء کو بیرونی ممالک برآمد کرنے کے مقابل ان ممالک کے علاقائی بازار میں پیداوار کر کے فراہم کرنا زیادہ نفع بخش ہے۔

(2) اشیاء کی لاگت پیداوار اور خدمات کی لاگت فراہمی بعض ممالک میں کم ہوتی ہے کیونکہ بعض ممالک میں خام مال اور بعض ممالک میں لیبر کا مٹ کم ہوتی ہے۔ مجموعی طور پر لاگت کم ہونے عنصر یم ین سیز کو مختلف ممالک میں پیداوار پر راغب کرتا ہے۔

(3) نفع بخش بیرونی بازاروں میں مسابقتی اداروں کو داخل ہیونے سے روک کر ان سے پہلے بازار پر قابض ہونے کے مقصد سے یم ین سیز اپنے قدم جمانے کی کوشش کرتے ہیں۔

(4) اپنی کمائی میں اتار چڑھاؤ کو روکنے کے لیے یم ین سیز مختلف قسم کی پیداوار کو متعارف کرتے ہیں اور مختلف بازاروں میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔

(5) ملک پر ٹکنالوجیکل ریسرچ کے ثمرات حاصل کرنے کے لیے یم ین سیز ملک کے سرمایہ کا معقول استعمال کرتے ہوئے بازار کو وسعت دینے کا مقصد رکھتے ہیں۔

(6) اندرونِ ملک صنعتوں کی ترقی میں رکاوٹ بننے والے ناپسندیدہ قوانین سے بچنے کے مقصد سے جیسے ملک کے اندر صنعتوں پر بھروسہ نہ کرنے والے قوانین۔

ملٹی نیشنل کارپوریشنس کے خصوصیات:

(1) عالمگیر سرگرمیاں:

ملٹی نیشنل کارپوریشنس اپنی پیداوار اور بازارکاری سرگرمیاں اپنے رجسٹریشن کے ملک کے علاوہ دنیا کے دوسرے مختلف ممالک میں بھی انجام دیتی ہیں۔ ان کارپوریشنس کو اپنے کاروباری سرگرمیوں کے ممالک میں انفراسٹرکچرل سہولتیں میزبان ملک کی جانب سے فراہم کی جاتی ہیں۔

(2) بڑی مقدار میں کاروبار:

یم ین سیز کے اثاثے کثیر رقمی ہوتے ہیں اور پیداوار کاروبار بڑے پیمانے پر کیے جاتے ہیں۔ کثیر سرمایہ کاری کی وجہ سے یہ کارپوریشنس بڑے پیمانے پر پیداوار اور خرید وفروخت کرسکتی ہیں۔ اس رح انہیں بڑے پیمانے پر کاروبار کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(3) مرکزی نگرانی:

یم ین سیز کا صدر دفتر ان کے متعلقہ خود کے ملک (ہوم کنٹری) میں رہتا ہے۔لیکن اس کی کاروباری سرگرمیاں دنیا کے مختلف مما لک میں موجود شاخوں (برانچس) اور دفاتر میں جاری رہتی ہیں۔کنٹرول کے تمام افعال صدر دفتر سے انجام دیے جاتے ہیں۔

(4) معیشت میں با اثر موقف:

یم ین سیز کو ان کے کاروبار کی جسامت وحجم کی وجہ سے ہوم کنٹری کے علاوہ میز بان مما لک میں بھی معیشت میں با اثر رتبہ وموقف حاصل رہتا ہے۔

(5) بین الاقوامی تحقیقات وترقی:

یم ین سیز اپنی ریسرچ اور ڈیولپمنٹ کے لیے بین الاقوامی تحقیقات وترقی کے طریقے اپنا سکتے ہیں تا کہ مختلف میز بان مما لک میں کاروبار کے لیے وہاں کے لوگوں کی پسند وناپسند کے لحاظ سے رکھا جائے۔

(6) پیچیدہ وترقی یافتہ ٹکنالوجی کا استعمال:

یم ین سیز کثیر سرمایہ کے حامل ادارے ہونے کی وجہ سے اعلیٰ قسم کی اشیاء کی پیداوار اور اعلیٰ قسم کی خدمات کی فراہمی کے لیے اڈوانسڈ ٹکنالوجی کا استعمال کرسکتی ہیں۔ پیداوار، بازارکاری اور کاروبار کے دوسرے میدانو ں میں یم ین سیز کثیر سرمایہ درکار ٹکنالوجی Capital Intensive Technology استعمال کرسکتی ہیں۔

(7) پیشہ وارانہ انتظامیہ:

دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کاروبار کے انتظامیہ کے لیے اور مختلف مما لک کے معاملات کے ادغام کے لیے یم ین سیز پیشہ وارانہ ماہرین کے خدمات حاصل کرتے ہیں اور بہترین نتائج حاصل کرتے ہیں۔

(8) بین الاقوامی بازار میں رسائی:

یم ین سیز کو بین الاقوامی بازار مس ے آسان رسائی حاصل رہتی ہے۔یم ین سیز اپنی ہر پیداوار کو بین الاقوامی معیار پر لاتی ہیں اور بین الاقوامی بازار میں فروخت کرنے کے موقف میں رہتی ہیں۔

(9) کثیر رقمی حاصلات:

اپنے بین الاقوامی تعلقات والحاق کی وجہ سے یم ین سیز کثیر حاصلات (ریونیو Revenue) حاصل کرسکتی ہیں اور عالمگیر اثاثے حاصل کرسکتی ہیں۔

خود کے ملک (ہوم کنٹری) کو یم ین سیز کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

(a) وسائل کی فراہمی:

دوسرے مما لک میں یم ین سیز کے قیام کی وجہ سے خود کے ملک (ہوم کنٹری) کو میز بان ملک کے وسائل پیداوار سے بہت بڑی حد تک کم قیمت پر استفادہ حاصل ہوتا ہے۔

(b) برآمدات میں اضافہ:

دوسرے مما لک میں یم ین سیز کے قیام کی وجہ سے خود کے ملک کی برآمدات میں اضافہ ہوتا ہے۔حالانکہ یم ین سیز کی پیداوار میز بان ملک میں ہوتی ہے لیکن پھر بھی یہ یم ین سیز کی برآمدات شمار کی جاتی ہے۔

(c) آمدنی کی تخلیق:

دوسرے ممالک میں یم ین سیز کے قیام کی وجہ سے خود کے ملک کے لیے ڈیونڈنڈ، لائیسنسنگ فیس، رائلٹی اور مینجمنٹ کانٹراکٹس کی شکلوں میں خاصی آمدنی ہوتی ہے۔ اپنے ملک کے لیے بیرونی ملک کے بازاروں کی ٹیکنیکل اور مینجریل مہارتیں حاصل ہوتی ہیں۔ اس طرح خود کے ملک کو آمدنی کی تخلیق ہوتی ہے۔

(d) روزگار کے مواقع کی فراہمی:

یم ین سیز بیرونی ممالک میں اپنی سرگرمیوں کے لیے بیرونِ ملک روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے ساتھ ہی ساتھ خود کے ملک کے لوگوں کے لیے بھی روزگار کے مواقع پیدا کرتے ہیں۔

میزبان ممالک کو یم ین سیز کے فائدے:

میزبان ممالک کو ملٹی نیشنل کارپوریشنس کے اہم فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

(i) یم ین سیز کے قیام سے میزبان ملک میں سرمایہ کاری اضافہ ہوجاتی ہے اور اس کے نتیجہ میں آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔

(ii) میزبان ملک میں یم ین سیز کے قیام سے ٹکنالوجی کی اس ملک کو منتقلی عمل میں آتی ہے۔ خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کے لیے یم ین سیز کا قیام ٹکنالوجی کی وہاں داخلی منتقلی کا اہم ذریعہ ہوتے ہیں۔

(iii) میزبان ملک میں یم ین سیز کے قیام سے وہاں پر انتظامیہ اور ترقی یافتہ انتظامی ٹکنکس کا استعمال ہوتا ہے اور اس طرح وہاں انتظامی انقلاب managerial revolution واقع ہوتا ہے۔

(iv) میزبان ملک کے برآمدات میں اضافہ کرنے اور درآمدات میں کمی لانے میں یم ین سیز مددگار ہیں۔

(v) میزبان ملک کی قومی معیشت کو یم ین سیز متوازن سطح پر رکھتے ہیں۔

(vi) یم ین سیز میزبان ملک کے گھریلو صنعتی وکاروباری اداروں کو تحریک (motivation) فراہم کرتے ہیں۔

(vii) میزبان ملک میں یم ین سیز اپنے خود کے کام کاج کو مدد فراہم کرنے کے لیے گھریلو سپلائیرس کو ہمت افزائی کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں۔

(viii) دنیا بھر میں عوامل پیداوار کی قیمتوں کو مساوی سطح پر لانے کے لیے یم ین سیز کام کرتے ہیں۔

(ix) میزبان ملک کے صنعتی وتجارتی میدان میں مسابقتی حالات پیدا کرتے ہیں اور گھریلو اجارہ دار کو ختم کرتے ہیں۔

ملٹی نیشنل کارپوریشنس کی خامیاں:

(i) یم ین سیز کا قیام دنیا بھر میں کاروبار کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ نفع کمانا ہوتا ہے۔ غریب اور پسماندہ ممالک میں معاشی وسائل کی قلت اور بے روزگاری وغیرہ کی طرف یہ ادارے توجہ نہیں دیتے۔

(ii) یم ین سیز اپنی قوت وچالاکیوں سے میزبان ملک کے قوانین کو نظرانداز کرتے ہیں اس طرح ان کے کام کاج خاص ور پر ترقی پذیر ممالک کے لیے فائدہ مند نہیں۔

(iii) یم ین سیز کی وجہ سے کسی ملک کے میزان ادائیگی پر غیر موافق اثر پڑسکتا ہے۔ میزبان ملک سے حاصل نفع کی منتقلی رائلٹی، ٹکنیکل فیس، ڈیویڈنڈ وغیرہ کی منتقلی کے ذریعہ یم ین سیز میزبان ملک کے زرِمبادلہ کے ذخایر میں کمی لاسکتے ہیں۔

(iv) میزبان ملک میں یم ین سیز مقامی کاروباری اداروں سے مسابقت کرکے اپنی اجارہ داری قایم کرنے کے حالات پیدا کرسکتے ہیں۔

(v) یم ین سیز میز بان ملک میں روزگار کے ذرائع بڑھنے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

(vi) یم ین سیز ملک میں قدرتی وسایل کے تیزی سے استعمال اور قدرتی وسایل کے ذخایر جلد ختم ہونے کی وجہ بنتے ہیں۔ایسے قدرتی وسائل جن کی تجدید (renewal) نہیں ہوتی یا جن ذخائیر میں مزید اضافہ نہیں ہوتا ان کے لیے یہ ایک فکر کی بات ہے اور میز بان ملک کے لیے قدرتی وسائیل کی فراہمی کم ہو جاتی ہے۔

(vii) یم ین سیز کی معاشی قوت اس ملک کی آزادی اور اقتدارِ اعلیٰ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ ادارے میز بان ملک کی سیاست میں بھی مداخلت کر سکتے ہیں اس طرح یہ خطرہ ثابت ہو سکتی ہے۔

(viii) یم ین سیز میزان ملک میں بڑے کاروباری اداروں سے ہاتھ ملا کر مقامی چھوٹے اور اوسط کاروباری اداروں کے مفادات کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

(ix) یم ین سیز صرف نفع بخش کاروبار پر توجہ کرتے ہیں اور ایسے ہی کاروبار میں سرمایہ کاری کرتے ہیں۔اس طرح میزان ملک کے ترجیحات و نشانے نظر انداز ہو جاتے ہیں۔

(x) یم ین سیز میز بان مما لک کو عام طور پر قدیم اور متروک ٹکنالوجی کا تبادلہ کرتے ہیں۔اکثر صورتوں میں اس طرح منتقل ٹکنالوجی میز بان ملک کے لیے ناموزوں ثابت ہوتی ہے۔

(xi) یم ین سیز کو میز بان ملک کے مقابل کاروباری معاملات میں مضبوط مقام حاصل رہتا ہے۔اپنے میثاقِ تعاون میں یہ ادارے سخت تحدیداتی دفعات شامل کر سکتے ہیں۔

(xii) یم ین سیز میز بان ملک کی مقامی تہذیب کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور اپنے ملک کے پراڈکٹس کو فروخت کرنے کے لیے اپنے ملک کی تہذیب پھیلا سکتے ہیں۔